خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت، اخلاق و عادات، دینی خدمات و نصیحتوں
اور ماہِ رجب کی اہمیت و فضیلت، اس میں عبادت کے فضائل و برکات، معجزۂ معراج اور اس
کی حکمتوں و مشاہدات پر مشتمل کتاب

فیضانِ خواجہ و رجب شریف

صفحات: 112

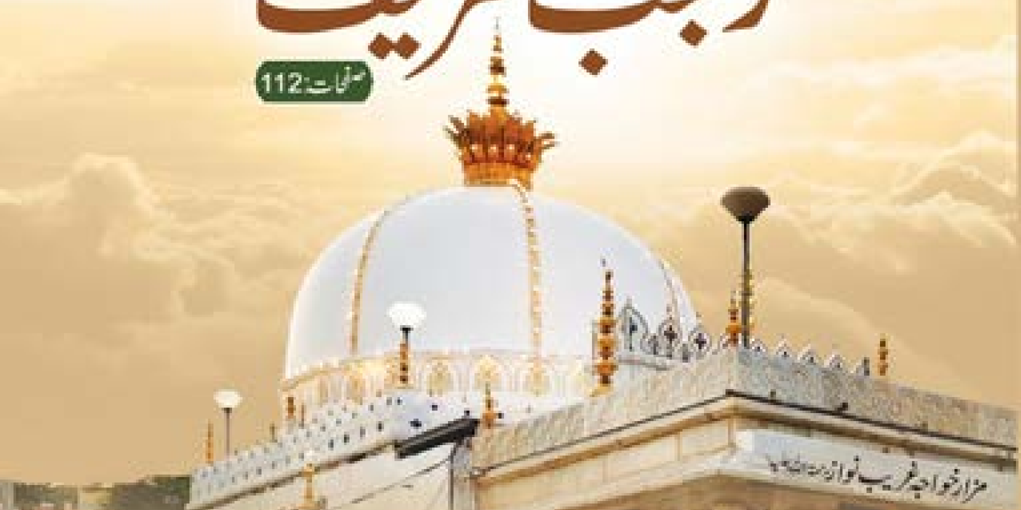

بیانات: خلیفۂ امیرِ اہلسنّت

حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عُبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

فیضانِ خواجہ و رجب شریف

خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی عبادت و ریاضت، اَخلاق و عادات، دِینی خدمات و نصیحتوں اور ماہِ رَجب کی اہمیت و فضیلت، اس میں عبادت کے فضائل و برکات، معجزۂ معراج اور اس کی حکمتوں و مشاہدات پر مشتمل کتاب

فیضانِ خواجہ و رَجب شریف

(صفحات:112)

بیانات

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ مولانا الحاج ابو اُسید عُبَید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہُم العالیہ

ناشِر

مکتبۃ المدینہ کراچی

Islamic Research Centre

عنوان

فیضانِ خواجہ و رَجب شریف

موضوع

سیرت / عبادات

بیانات

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ مولانا الحاج ابو اُسید عُبَید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ

ریسرچ ڈپارٹمنٹ

المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)

صفحات

112

ٹوٹل تعداد

0

پہلی اشاعت

رمضان 1443ھ / اپریل 2022

تعداد: 5000

جملہ حقوق بحق مکتبۃ المدینہ محفوظ ہیں

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۷ھ — حوالہ نمبر: ۳۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”فیضانِ خواجہ و رَجب شریف“ پر مجلس تَفتیشِ کُتُب ورَسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مَسائل اور عَربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمَّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تَفتیشِ کُتُب ورَسائل (دعوتِ اسلامی)

17-11-2025

UAN:+92211111252692,Ext :1144 ......:+92-313-1139278, Ext :9223

www.dawateislami.net ...www.maktabatulmadinah.com

ilmia@dawateislami.net....feedback@maktabatulmadinah.com

یاد داشت

دورانِ مُطالَعہ ضَرورتاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے، اِن شاءَاللہ علم میں ترقی ہو گی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”خواجہ غریب نواز سنجری“ کے 18 حُرُوف کی نِسبت سے اِس کتاب کو پڑھنے کی 18 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجمِ کبیر، 6/185، حدیث:5942)

مَدَنی پھول: جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1)ہر بار حَمد و(2)صلوٰۃ اور(3)تعوُّذ و(4)تسمیہ سے آغاز کروں گا(اِس صفحے کی اِبتدا میں دی گئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)(5)رِضائے اِلٰہی کے لئے اوّل تا آخر اِس کتاب کا مُطالعہ کروں گا(6)حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور (7)قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا (8)جہاں اللہ کا نامِ پاک آئے گا وہاں پاک اور(9) جہاں سرکار کا اِسمِ مُبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا(10)حدیثِ پاک: ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَۃِ وَذِکْرُ الصَّالِحِیْنَ کَفَّارَۃٌ یعنی اَنبیائے کرام کا ذِکر عبادت اور نیک بندوں کا ذِکر (گناہوں کا) کفارہ ہے۔(جامع صغیر، ص264، حدیث:4331)پر عمل کرتے ہوئے اِس کتاب میں سے نیک بندوں کا ذِکرِ خیر پڑھ کر اور دوسروں کو سنا کر ان کے ذِکرِ خیر سے برکتیں حاصل کروں گا(11)نیک بندوں کی سیرت و کردار کے ذریعے اپنی اِصلاح کرنے کی کوشش کروں گا(12)اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کِرام سے پوچھ لوں گا(13)کتاب مکمَّل پڑھنے کے لئے بہ نیّتِ حصولِ عِلمِ دِین روزانہ چند صفحات پڑھ کر عِلمِ دِین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا (14)دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی تَرغیب دِلاؤں گا(15)اِس حدیثِ پاک: تَھَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔(مؤطا امام مالک، 2/407، حدیث:1737)پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حَسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا(16)اِس کتاب کے مُطالعے کا ثواب ساری اُمّت کو اِیصال کروں گا۔(17)ذاتی نسخے پر ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا(18)کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔(مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃُ العلمیہ

(Islamic Research Center)

عالمِ اسلام کی عظیم دِینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو دُرُست اسلامی لٹریچر پہنچانے اور اس کے ذَریعے اِصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی اِدارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ 1424ھ / جولائی 2003ء کو اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ اِدارہ چھ 6 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اِضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 126 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2024ء تک اس کے 30 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی و شافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیا و علما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اِصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رِسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت (16) شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ ماہنامہ خواتین (18) شعبہ پیغاماتِ عطّار (19) شعبہ دِینی کاموں کی تحریرات (20) دعوتِ اسلامی کے شب و روز (21) شعبہ بچّوں کی دنیا (22) شعبہ رَسائلِ دعوتِ اسلامی (23) شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (24) شعبہ

رابطہ برائے مصنفین و محققین (25) شعبہ اِنتظامی اُمور (26) شعبہ تنظیمی رَسائل (27) شعبہ جات کورسز کا نصاب (28) شعبہ میڈیا کانٹینٹ (29) شعبہ خود کفالت (30) شعبہ لغت۔

المدینۃ العلمیۃ کے اَغراض و مقاصد یہ ہیں: ☆باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف وتالیف کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اِضافہ کرنا۔ ☆قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔ ☆افادۂ خواص وعوام کے لئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆اہلِ بیت و صحابۂ کرام اور علما و بزرگانِ دِین کی حیات وخدمات سے آگاہ کرنا۔ ☆بزرگوں کی کتب ورسائل جدید منہج واسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب ورسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا۔ ☆دِینی و دُنیاوی تعلیمی اِداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ واساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات وحواشی کے ساتھ شائع کر کے ان کی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُلِلّٰہ! امیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی شفقت وعنایت، تربیت اور عطا کردہ اُصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دِین وِایمان کی حفاظت کے لئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دِینی کاموں، اِداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

تاریخ: 8 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / 15 جون 2024ء

مختصر فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
9	پہلے اِسے پڑھئے	1
10	خواجہ غریب نواز کی عبادت وریاضت	2
21	خواجہ غریب نواز کے اَخلاق وعادات	3
29	خواجہ غریب نواز اور بزرگانِ دِین کا اَدب	4
37	خواجہ غریب نواز کی دِینی خدمات	5
42	خواجہ غریب نواز کی نصیحتیں	6
51	ماہِ رَجب کی اَہمیت	7
63	ماہِ رَجب میں عبادت کے فضائِل	8
74	سفر معراج حضور کا ایک عظیم معجزہ	9
86	مِعراج شریف کی حکمتیں	10
97	معراج اور جنت و جہنم کے مشاہدات	11
108	تفصیلی فہرست	12

پہلے اِسے پڑھئے

اللہ پاک ہر چیز کا خالق و مالک ہے، اُس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ہر چیز کو پیدا فرمایا، پھر جس چیز کو چاہا خاص فرما کر اسے دِیگر چیزوں پر فضیلت عطا فرمادی۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ رَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخْتَارُ ؕ﴾ [1] ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور (جو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے۔“ حضرتِ کعب الاَحبار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے رات دِن کی کچھ ساعتوں کو منتخب فرمایا اور ان میں نمازوں کو رکھا۔ اُس نے زمانے میں سے چار حُرمت والے مہینوں کو، مہینوں میں سے ماہِ رَمَضان کو، دِنوں میں سے جمعہ کو، راتوں میں سے شَبِ قدر کو اور زمین میں سے مَساجد کی جگہوں کو منتخب فرمایا۔ [2] حُرمت والے مہینے چار ہیں: ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ، مُحرَّم اور رَجَب۔ پھر اِن چار مہینوں میں سے بھی رَجَبُ المرجب کے مہینے کو اللہ پاک نے اپنے لئے خاص فرمایا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: رَجَبٌ شَهْرُ اللّٰهِ رَجب اللہ کا مہینا ہے۔ [3]

پیشِ نظر کتاب میں رَجَبُ المرجب کے مہینے کی اَہمیت، اِس میں عبادت کرنے کے فضائل وبرکات، معجزۂ معراج، شَبِ معراج جنَّت و جہنم کے مُشاہدات اور معراج شریف کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ نیز اِسی مہینے کی چھ تاریخ کو سِلسلۂ عالیہ چِشتیہ کے عظیم پیشوا خواجہ خواجگان، سلطانُ الہند حضرتِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کا عرس مبارک بھی منایا جاتا ہے تو اِس مُناسبت سے آپ کی عبادت وریاضت، اَخلاق وعادات، بزرگانِ دِین کا اَدب ودِینی خدمات اور آپ کی نصیحتوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب خلیفۂ امیرِ اہلِ سنَّت حضرتِ مولانا الحاج ابو اُسید عُبَید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے مدنی چینل پر ہونے والے سلسلے ”فیضانِ خواجہ غریب نواز و فیضانِ رَجب المرجب“ میں کیے گئے بیانات کا مجموعہ ہے۔ اِن بیانات کی افادیت کی وجہ سے انہیں کتابی صورت میں مُرتب کیا گیا ہے۔ اِس کتاب کا مُطالعہ کرنے سے جہاں رَجَبُ المرجب کے مہینے کی اَہمیت و فضیلت اور اِس میں عبادت کرنے کا ذوق و شوق پیدا ہو گا وہاں اِن شاءَ اللہ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی عقیدت و محبت بھی دِل میں پیدا ہو گی۔ اِس کتاب کو مُرتب کرنے کی سعادت اَبُو الاکرام سید بہرام حسین شاہ عطاری مدنی نے حاصل کی ہے جبکہ تخریج و تفتیش کا کام سید دِلدار حسین شاہ عطاری مدنی نے سرانجام دیا ہے۔ اللہ پاک اِس کتاب کو پڑھنے والوں کے لئے ہدایت کا ذَریعہ بنائے۔ آمین بجاہِ خاتَمِ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

1 ...... پ20، القصص: 68۔ 2 ...... حلیۃ الاولیا، 6/15، رقم: 7652۔ 3 ...... مسند الفردوس، 2/275، حدیث: 3276۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خواجہ غریب نواز کی عبادت وریاضت

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ کریم، رَءُوف رَّحیم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج ہمارے سلسلے کا عنوان ہے "خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی عبادت و ریاضت۔" خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ سِلسلۂ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا ہیں، آپ کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی "حسن" ہے، آپ نَجیبُ الطرفین حسنی و حسینی سَیِّد ہیں۔ آپ کے اَلقابات بہت زیادہ ہیں مگر مشہور و معروف اَلقاب "مُعینُ الدِّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الہند، وارثُ النبی اور عطائے رسول" ہیں۔

اِنسان کے دُنیا میں آنے کا مقصد

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ27، الذّٰریٰت:56)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے فرمایا:

1 ...... معجم کبیر، 18/362، حدیث:928۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ (پ14، الحجر:99)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور مرتے دَم تک اپنے رَبّ کی عبادت میں رہو۔

اِن آیاتِ بینات سے معلوم ہوا کہ اِنسان کے دُنیا میں آنے کا مقصد اللہ پاک کی عبادت کرنا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بندہ خواہ کتنا ہی بڑا وَلی بن جائے وہ عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے دُنیا میں آنے کے مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی زندگی شریعت و سنَّت کے مُطابق عبادت و ریاضت میں گزارتے ہیں۔ انہیں خوش نصیبوں میں سے ایک "حضرتِ خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدِّین حسن سَنْجَری چشتی اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ" کی ذات بھی ہے۔

اَولیائے کرام کی شان

آپ کی ساری زندگی شریعت و سنَّت، عبادت و ریاضت، تقویٰ و پرہیزگاری اور خوفِ خُدا و عشقِ مصطفےٰ میں گزری نظر آتی ہے، ایسے ہی مقرب اور برگزیدہ بندوں کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ (پ11، یونس:62)

ترجَمۂ کنز الایمان: سن لو! بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے، نہ کچھ غم۔

اَولیائے کرام کی پہچان

اِس آیتِ کریمہ میں اَولیائے کرام کی شان بیان فرمائی گئی ہے اور اِس سے اگلی آیت میں اَولیائے کرام کی پہچان بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ (پ11، یونس:63)

ترجَمۂ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا:﴿ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ﴾ (پ9،الانفال:34)
ترجَمۂ کنزالایمان: اس کے اولیاتو پرہیز گار ہی ہیں۔

اَولیائے کِرام کے اَوصاف

معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے اَولیانیک، متقی اور پرہیز گار ہوتے ہیں۔اِن نیک، متقی اور پرہیز گار لوگوں کی جزا اور ان کے اَوصاف بیان کرتے ہوئے اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پ26،الذّٰرِیٰت:15تا18)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک پرہیز گار باغوں اور چشموں میں ہیں۔اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے۔وہ رات میں کم سویا کرتے۔ اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔

اَولیائے کرام کی شَب بیداری

اِن کامل ایمان والے لوگوں کی خَلوت و تنہائی اور راتوں کی شَب بیداری کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ (پ19،الفرقان:64)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام میں۔

ان کامل ایمان والے لوگوں کی کروٹوں کے خواب گاہوں سے جُدا ہونے، خوف واُمید کے ساتھ اپنے رَب کو پکارنے اور ان کے صَدقہ و خیرات کرنے کے اَوصاف بیان کرتے ہوئے اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

ترجَمۂ کنزالایمان: اُن کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں

www.dawateislami.net

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ (پ21،السجدۃ:16)

خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

مُفَسِّر قرآن، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی نعیم الدِّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض سے قُربِ الٰہی حاصل کرے اور اِطاعتِ اِلٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دِل نُورِ جلالِ الٰہی کی مَعرفت میں مستغرق ہو، جب دیکھے دَلائِلِ قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے ربّ کی پاکی ہی بیان کرے اور جب حرکت کرے طاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی اَمر میں کوشش کرے جو ذَریعۂ قربِ الٰہی ہو، اللہ کے ذِکر سے نہ تھکے اور دِل کی آنکھوں سے خدا کے سِوا غیر کو نہ دیکھے، یہ صِفت اَولیا کی ہے بندہ جب اِس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مدد گار ہوتا ہے۔(1)

اے عاشقانِ رسول! اِن آیاتِ بینات اور تفسیر سے معلوم ہوا کہ اَولیائے کِرام صاحبِ ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ متقی و پرہیز گار ہوتے ہیں، ان کی راتیں اپنے رَب کے حضور سجدے اور قیام کی حالت میں گزرتی ہیں، ان کی کروٹیں خواب گاہوں سے جُدا رہتی ہیں، وہ رات میں کم سوتے اور پچھلی رات اِستغفار کرتے ہیں، وہ خوف و اُمید سے اپنے رب کو پکارتے ہیں، وہ صَدقہ و خیرات کرتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو عبادات سے بے نیاز نہیں سمجھتے۔ سیِّدُ الطّائِفہ حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر میں ہزار برس جیوں تو فرائض واجبات تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مستحبات مقرر کرلئے ہیں بے عذرِ شرعی

1 ...... تفسیر خزائن العرفان، پ11، یونس، تحت الآیۃ:62۔

www.dawateislami.net

ان میں سے کچھ کم نہ کروں۔[1]

ساری رات عبادتِ الٰہی

خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے حالاتِ زندگی کا اگر مُشاہَدہ کیا جائے تو بیان کردہ سارے اَوصاف خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔ آپ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے۔[2] آپ فرماتے ہیں: کوئی شخص اللہ پاک کی بارگاہ میں نماز کے بغیر قُرب حاصل نہیں کر سکتا، کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے: اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤمِن یعنی نماز مؤمن کی مِعراج ہے۔[3] اللہ پاک سے ملاقات نماز ہی سے شروع ہوتی ہے اور یہی سب سے بڑا مقام ہے۔ نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے بیان کرتا ہے۔ راز کہنے کے لئے قُرب چاہیے اور قُرب وہی حاصل کر سکتا ہے جو راز کے لائق ہو، اور راز سِوائے نماز کے اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا۔ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ یعنی نماز پڑھنے والا اللہ پاک سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔[4]

وقت سے پہلے نماز کے لئے تیار

خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: وہ کیسے مسلمان ہیں جو نماز وقت پر ادا نہیں کرتے اور اِس قدر دیر کرتے ہیں کہ وقت گزر جاتا ہے! ان کے مسلمان ہونے پر 20 ہزار بار افسوس! جو اللہ کی بندگی کرنے میں سُستی کرتے ہیں۔ ایک بار میرا گزر ایک ایسے شہر سے ہوا جہاں مسلمان وقت سے پہلے نماز کے لئے تیار ہو جاتے تھے، میں نے پوچھا:

1 ...... فتاویٰ رضویہ، 21/538، 539، الیواقیت والجواھر، ص206 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ...... مرآۃ الاسرار، ص596 اردو بازار لاہور۔

3 ...... دلیل العارفین، ص3 مطبوعہ لکھنو ہند۔

4 ...... دلیل العارفین، ص3۔

www.dawateislami.net

اِس میں کیا حکمت ہے کہ آپ لوگ وقت سے پہلے نماز کے لئے تیار ہو کر بیٹھ جاتے ہو؟ کہا: اِس لئے تاکہ وقت ہوتے ہی نماز ادا کرلیں، اگر ہم وقت سے پہلے تیاری نہ کریں تو ممکن ہے کہ نماز کا وقت گزر جائے اور اگر ایسا ہو گیا تو کل بروزِ قیامت اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کیسے منہ دِکھائیں گے![1]

30 سال سے نماز کا غم

خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک دَفعہ کسی شہر میں گیا جو ملکِ شام کے نزدیک تھا، شہر کے باہر ایک غار تھا جس میں ایک بزرگ شیخ اوحد محمد الواحد غزنوی رحمۃُ اللہِ علیہ رہتے تھے، وہ اتنے ضعیف تھے کہ جسم پر ہڈیاں ہی ہڈیاں تھیں، میں ملاقات کے لئے پہنچا تو دیکھا کہ وہ جائے نماز پر بیٹھے ہیں اور قریب ہی دو شیر کھڑے ہوئے ہیں، ڈر کے مارے مجھے ان کے پاس جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی، اتنے میں ان کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا: ڈرو نہیں، آجاؤ۔ میں قریب گیا اور سَلام و مُصافحہ کے بعد بیٹھ گیا۔ انہوں نے پہلی بات مجھ سے یہ کی کہ جب تک تم کسی چیز کا اِرادہ نہیں کروگے وہ بھی تمہارا اِرادہ نہیں کرے گی، جب تمہارے دِل میں خدا کا ڈر ہو گا تو ہر چیز تم سے ڈرے گی، شیر کی کیا مجال کہ وہ تمہیں ڈرا سکے۔ اس کے بعد میرا حال اَحوال معلوم کیا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بزرگوں کی خدمت کرتے رہو، بزرگ بن جاؤ گے۔ پھر اپنا حال بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: مجھے اِس غار میں رہتے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں، مخلوق سے کنارہ کش ہوں اور 30 سال سے ایک ہی چیز کا غم مجھے رات دِن رُلا رہا ہے۔ میں نے عرض کی: حضور! کس چیز کا غم؟ فرمایا: "نماز کا غم۔" میں جب بھی نماز پڑھتا ہوں تو اپنے آپ کو دیکھ کر روتا ہوں کہ

1 ...... دلیل العارفین، ص 13۔

www.dawateislami.net

کہیں کوئی شرط مجھ سے رہ گئی تو نماز میرے منہ پر مار دی جائے گی اور سب کچھ برباد ہو جائے گا۔ پھر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم نے نماز کا حق ادا کر دیا تو واقعی بہت بڑا کام کرلیا، نہیں تو صرف عمر ہی ضائع کی۔ اللہ پاک کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "غلط نماز پڑھنے سے بڑا کوئی گناہ نہیں اور قیامت میں ایسے نمازی سے بڑا خدا کا کوئی دُشمن نہیں۔" میرے بدن پر جو صرف ہڈیاں اور چمڑا نظر آرہا ہے اِس کا سبب یہی غم ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں نے آج تک نماز کا حق ادا کیا ہے یا نہیں۔ نماز بہت بڑی ذِمّہ داری ہے، جو یہ ذِمّہ داری پوری نہیں کرے گا وہ قیامت میں شرمندگی اُٹھائے گا اور چہرہ دِکھانے کے لائِق نہیں رہے گا۔ (1)

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد خواجہ صاحب اَشک بار آنکھوں کے ساتھ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نماز دِین کا ستون ہے، جب تک ستون سلامت ہے گھر سلامت ہے، جب ستون گرے گا تو گھر بھی گر جائے گا۔ چونکہ اِسلام اور دِین کے لئے نماز ستون کی مانند ہے اِس لئے اگر نماز میں خرابی پیدا ہو گی تو وہ اِسلام اور دِین خراب ہونے کا سبب ہو گی۔ (2)

نماز رَب کی امانت ہے

خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نماز رَب کی امانت ہے، لہٰذا اِس امانت کی حفاظت کرنا بندوں پر واجِب ہے۔ جب اِنسان نماز شروع کرے تو اسے چاہیے کہ رکوع و سجود ایسے ادا کرے جیسے ادا کرنے کا حق ہے۔ یوں ہی دِیگر تمام اَرکان بھی صحیح طریقے سے ادا کرے۔ میں نے کتاب "صلوٰۃ مسعودی" میں پڑھا ہے کہ جب لوگ اچھے طریقے سے

1 ...... دلیل العارفین، ص11، 12۔

2 ...... دلیل العارفین، ص12۔

کماحقہ نماز ادا کرتے ہیں اور رُکوع و سجود نیز قراءت و تسبیح میں کوئی کمی نہیں کرتے تو فرشتے ان کی نماز آسمان پر لے جاتے ہیں، اس نماز سے ایک نور پھیلتا ہے جس سے آسمان کے سارے دَروازے کھل جاتے ہیں، جب وہ نماز عرش کے نیچے لائی جاتی ہے تو حکم ہوتا ہے:"سجدہ کر اور نمازی کے لئے مجھ سے بخشش مانگ، کیونکہ اس نے تیرا حق ادا کیا ہے۔" اتنا فرما کر خواجہ صاحب اَشک باری فرمانے لگے۔ پھر فرمایا: یہ ان کا حق ہے جو نماز اچھی طرح ادا کریں۔ اِس کے برعکس جو شخص نماز کا حق ادا نہیں کرتا جب اس کی نماز فرشتے آسمان پر لے جانے کی کوشش کرتے ہیں تو آسمان کے دَروازے نہیں کھولے جاتے اور حکم ہوتا ہے کہ "اِس نماز کو واپس لے جاؤ اور نمازی کے منہ پر دے مارو۔" اس وقت نماز زبانِ حال سے کہتی ہے: خدا تجھے ضائع کرے جیسے تو نے مجھے ضائع کیا۔ (1)

تلاوتِ قرآن سے شغف

اب آیئے خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے شوقِ تلاوت کے بارے میں سنتے ہیں، آپ کو تلاوتِ قرآن سے اِس قدر شغف تھا کہ دِن میں دو قرآنِ پاک ختم فرمالیتے۔ (2)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کہ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کو تلاوتِ قرآنِ کریم سے کس قدر شغف تھا کہ آپ دِن میں دو قرآنِ پاک ختم فرمالیتے۔ ہم خواجہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کی محبت کا دَم بھرنے والے اپنی حالت پر غور کریں کہ دِن میں دو قرآنِ پاک ختم کرنا تو دور کی بات ہم تو مہینوں بلکہ سالوں میں بھی ایک قرآنِ کریم ختم نہیں کرپاتے، بلکہ ہمیں تو دُرُست طریقے سے قرآنِ پاک پڑھنا بھی نہیں آتا۔ دُنیوی تعلیم حاصل کرنے کا تو شوق ہے لیکن افسوس! قرآنِ پاک سیکھنے کا شوق نہیں۔ حالانکہ

1 ...... دلیل العارفین، ص10۔ 2 ...... مرآۃ الاسرار، ص595۔

www.dawateislami.net

قرآنِ پاک پڑھنے پڑھانے کے دُنیا و آخرت میں بے شمار فضائل و برکات ہیں۔

قرآنِ پاک پڑھنے کے فضائل و برکات

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: عنقریب ایک فتنہ برپا ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اِس سے بچنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اِرشاد فرمایا: اللہ پاک کی کتاب، جس میں تمہارے اگلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے فیصلے ہیں، قرآن فیصلہ کُن ہے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ جو ظالِم اسے چھوڑ دے گا اللہ پاک اسے تباہ کر دے گا اور جو اس کے غیر میں ہدایت ڈھونڈے گا اللہ پاک اسے گمراہ کر دے گا، وہ اللہ پاک کی مضبوط رَسی اور حکمت والا ذِکر ہے، وہ سیدھا راستہ ہے، قرآن وہ ہے جس کی برکت سے خواہشات بگڑتی نہیں اور جس کے ساتھ دوسری زبانیں مل کر اسے مُشتبہ و مشکوک نہیں بناسکتیں، جس سے عُلَما سیر نہیں ہوتے، جو زیادہ دُہرانے سے پُرانا نہیں پڑتا، جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، قرآن ہی وہ ہے کہ جب اسے جِنّات نے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو اچھائی کی رہبری کرتا ہے تو ہم اس پر اِیمان لے آئے، جو قرآن کا قائل ہو وہ سچا ہے، جس نے اس پر عمل کیا وہ ثواب پائے گا اور جو اس کے مُطابق فیصلہ کرے گا وہ منصف (یعنی اِنصاف کرنے والا) ہوگا اور جو اس کی طرف بلائے گا وہ سیدھی راہ کی طرف بلائے گا۔ (1)

سازوسامان بیچ کر رَقم فقرا میں تقسیم کر دی

حضرتِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے صَدقہ و خیرات کا یہ عالَم تھا کہ آپ نے اپنا

1 ترمذی، 4/414، حدیث: 2915۔

www.dawateislami.net

سب کچھ فروخت کرکے غریب اور مسکین لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ چنانچہ حضرتِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی عمر شریف جب 15 سال کی ہوئی تو والدِ گرامی کا سایۂ شفقت سر سے اُٹھ گیا۔ وراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکّی ملی اسی کو اپنے لئے ذَریعۂ مَعاش بنایا خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور اس کے دَرختوں کی آبیاری فرماتے۔ ایک روز آپ اپنے باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ اُس دَور کے مشہور مجذوب حضرتِ اِبراہیم قَندوزی رحمۃُ اللہِ علیہ باغ میں داخِل ہوگئے۔ جُوں ہی آپ کی نظر اللہ پاک کے مقبول بندے پر پڑی، فوراً سارا کام چھوڑ کر دَوڑے اور سلام کرکے دَست بوسی کی اور نہایت ہی اَدَب سے ایک دَرخت کے سائے میں بٹھایا پھر ان کی خدمت میں تازہ انگوروں کا ایک خَوشہ اِنتہائی عاجزی کے ساتھ پیش کیا اور دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ اللہ پاک کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا اَنداز بھا گیا، خوش ہو کر بغل سے ایک کَھلی کا ٹکڑا نکالا اور چبا کر خواجہ صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کَھلی کا ٹکڑا جُوں ہی حَلق سے نیچے اُترا، خواجہ صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ کے دِل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دِل دُنیا سے اُچاٹ ہو گیا۔ آپ نے باغ، پن چکی اور سازو سامان بیچ ڈالا، ساری قیمت فقرا و مَساکین میں تقسیم کر دی اور حُصولِ عِلمِ دِین کی خاطِر راہِ خدا کے مُسافِر بن گئے۔ (1)

خدا کے دوست کی تین خوبیاں

خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خدا کا دوست وہ ہے جس میں تین خوبیاں ہوں: (1) سخاوت دریا جیسی (2) شفقت آفتاب کی طرح (3) تواضع زمین کی مانند۔ (2)

1 ...... مرآۃ الاسرار، ص593، اقتباس الانوار، ص347 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

2 ...... اخبار الاخیار، ص23 فاروق اکیڈمی۔

www.dawateislami.net

کئی بار مُرشِد کے ساتھ حج کی سعادت

خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کئی سال تک مُرشِدِ کامل کی خدمت میں حاضر رہے اور مَعرِفَت کی مَنازل طے کرتے ہوئے باطنی عُلوم سے فیض یاب ہوتے رہے۔ حضرتِ خواجہ عثمان ہاروَنی رحمۃُ اللہِ علیہ جہاں بھی تشریف لے جاتے آپ ان کا سامان اپنے کندھوں پر اُٹھائے ساتھ جاتے نیز آپ کو کئی بار مُرشد کے ساتھ حج کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ (1)

ایک بار حج کے موقع پر حضرتِ خواجہ عثمان ہاروَنی رحمۃُ اللہِ علیہ نے میزابِ رَحمت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑ کر بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی: اے مولیٰ! میرے مُعینُ الدِّین حسن کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ غیب سے آواز آئی: مُعینُ الدِّین ہمارا دوست ہے، ہم نے اسے قبول کیا۔ (2)

ہر رات طوافِ کعبہ

حضرتِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کا کوئی مُرید یا اہلِ محبت اگر حج یا عمرے کی سعادت پاتا اور طوافِ کعبہ کے لئے حاضر ہوتا تو دیکھتا کہ آپ طوافِ کعبہ میں مشغول ہیں، اُدھر اہلِ خانہ اور دِیگر اَحباب یہ سمجھتے کہ آپ اپنے حجرے میں موجود ہیں۔ بالآخر ایک دِن یہ راز کُھل ہی گیا کہ آپ بَیْتُ اللہ شریف حاضر ہوکر ساری رات طوافِ کعبہ میں مشغول رہتے ہیں اور صبح اَجمیر شریف واپس آکر باجماعت نمازِ فجر ادا فرماتے ہیں۔ (3)

اللہ پاک ہمیں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے فیضان اور ان کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے اِس لنک پر کلک کیجئے

https://www.dawateislami.net/medialibrary/157133

---

1 ...... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص509 علم دین پبلشرز اردو بازار لاہور۔

2 ...... اقتباس الانوار، ص349۔ 3 ...... اقتباس الانوار، ص373۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

خواجہ غریب نواز کے اَخلاق وعادات

دُرُود شریف کی فضیلت

سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ تَقرُّب نِشان ہے: بے شک بروزِ قِیامت لوگوں میں سے میرے قریب تَر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صلَّی اللہ علٰی مُحَمَّد

90لاکھ اَفراد مشرف بہ اِسلام ہوئے

اے عاشقانِ اَولیا! آج ہمارے سلسلے کا عنوان ہے ”خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے اَخلاق و عادات۔“سلطانُ الہند،خواجہ خواجگان، حضور خواجہ غریب نواز، معینُ الدِّین اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ بچپن سے ہی بہت بلند و بالا اَوصاف کے حامِل تھے، آپ لوگوں کی حاجت روائی کرتے، ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتے اور ان کی تکالیف اور مصیبتیں دُور کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپ کے حِلْم و بُردباری، جُود و سخاوت اور دِیگر اَخلاقِ عالیہ کا ہی نتیجہ تھا کہ لوگ آپ سے متاثر ہو کر عمدہ اَخلاق کے حامِل اور پاکیزہ صفات کے پیکر بن گئے اور آپ کی کوشش سے تقریباً 90لاکھ اَفراد مُشَرَّف بہ اسلام ہوئے۔(2)

نابینا لڑکے کو اپنا نیا سوٹ دے دیا

اے عاشقانِ اَولیا!خوشی کے موقع پر غریبوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ ہمدردی

1 ترمذی، 2/27، حدیث:484۔

2 حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص22بتغیر قلیل مصری گنج، حیدرآباد ہند۔

اور محبت کا مُظاہرہ کرنا بہت عمدہ اَخلاق اور اچھی عادات میں سے ہے اور اس کی بہترین مثال خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی زندگی میں موجود ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایک بار بچپن میں عید کے موقع پر حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اچھالباس پہنے عید کی نماز کے لئے جارہے تھے۔ راستے میں ایک نابینا لڑکے پر آپ کی نظر پڑی جو پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا، اسے دیکھ کر آپ کو بہت رَنج ہوا اور آپ نے خود دوسرے کپڑے پہن کر اپنے کپڑے اس غریب اور نابینا لڑکے کو دیئے اور اسے اپنے ساتھ عید گاہ لے گئے۔ (1)

تمہیں نے بندہ نوازی سکھائی عالَم کو
تمہیں ہو مخزنِ لطف و کرم غریب نواز

اے عاشقانِ اَولیا! دیکھا آپ نے! خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کیسے غریب نواز تھے، غریبوں اور بے سہارا لوگوں پر کیسی شفقت فرمایا کرتے تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی غریبوں کی مدد کرنے اور انہیں خوشی کا سامان مہیا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

پڑوسیوں کی خبر گیری فرماتے

پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھنا بھی عمدہ اَخلاق اور اچھی عادات میں سے ہے۔ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ غریبوں کی مدد کے ساتھ ساتھ اپنے پڑوسیوں کا بھی بہت خیال رکھتے ہوئے ان کی خبر گیری فرماتے۔ اگر کسی پڑوسی کا اِنتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تَدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نجات کی

1 ...... معین الہند، ص22زاویہ پبلشرز لاہور۔

دُعا فرماتے، نیز اس کے اَہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور تسلّی دیا کرتے تھے۔[1]

پڑوسی کے حقوق

حضرتِ مُعاویہ بن حیدہ رضی اللہُ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم! آدمی پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ نے اِرشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو، اگر قرض مانگے تو اسے قرض دو اور اگر وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی پَردہ پوشی کرو۔[2]

اے عاشقانِ اَولیا! ہمیں بھی چاہئے کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئیں، اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو انہیں تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کریں، جب اُنہیں کوئی خوشی حاصل ہو تو اُنہیں مبارک باد دیں، پڑوسی کے بچوں اور ملازموں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے گفتگو کرتے ہوئے حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں، پڑوسیوں کی غلطیوں پر ان سے دَرگزر کریں، وہ فریاد کریں تو ان کی مدد کریں۔

عفوو دَرگزر

عفوو دَرگزر بھی عمدہ اَخلاق اور اچھی عادات میں سے ہے۔ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ بہت ہی نرم دِل، تحمّل مزاج اور سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے۔ اگر کبھی غصہ آتا بھی تو صرف دِینی غیرت وحمیّت کی بنیاد پر آتا، البتہ ذاتی طور پر اگر کوئی سخت بات کہہ بھی دیتا تو آپ برہم نہ ہوتے بلکہ اس وقت حُسنِ اَخلاق اور خَندہ پیشانی کا مُظاہرہ کرتے

---

1 ...... حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص38۔

2 ...... مجمع الزوائد، 8/302، حدیث:13545 دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

ہوئے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ نے اس کی نازیبا باتیں سنی ہی نہ ہوں۔ (1)

عفو ودَرگزر کے فضائل

اے عاشقانِ اَولیا! ہمیں بھی چاہیے کہ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے محض اپنی ذات کے لیے اِنتقامی کاروائی کرنے کے بجائے عفو ودَرگزر سے کام لینے والے بن جائیں۔ اَحادیثِ مبارکہ میں عفو و دَرگزر کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، بطورِ ترغیب ان میں سے دو فضائل پیشِ خدمت ہیں:

(1)...حضرتِ اُبَی بن کعب رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لئے (جنَّت میں) محل بنایا جائے اور اس کے دَرَجات بلند کئے جائیں تو اُسے چاہئے کہ جو اس پر ظلم کرے یہ اسے مُعاف کرے اور جو اسے محروم کرے یہ اسے عطا کرے اور جو اس سے قطع تعلق کرے یہ اس سے ناطہ جوڑے۔ (2)

(2)...حضرتِ انس رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب لوگ حساب کے لئے ٹھہرے ہوں گے تو اس وقت ایک مُنادی (یعنی اِعلان کرنے والا) یہ اِعلان کرے گا: جس کا اَجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنَّت میں داخل ہو جائے۔ پھر دوسری بار اِعلان کرے گا کہ جس کا اَجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنَّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کہ وہ کون ہے جس کا اَجر

1 ...... حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص39، 40بتغیر قلیل۔

2 ...... مستدرک، 3/12، حدیث:3215دار المعرفۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے؟ مُنادی کہے گا: ان کا جو لوگوں (کی خطاؤں) کو مُعاف کرنے والے ہیں۔ پھر تیسری بار مُنادی اِعلان کرے گا: جس کا اَجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنَّت میں داخل ہو جائے۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنَّت میں داخل ہو جائیں گے۔ (1)

پردہ پوشی

مسلمانوں کی پَردہ پوشی بھی عمدہ اَخلاق میں سے ہے۔ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ مسلمانوں کی کس قدر پَردہ پوشی فرمایا کرتے تھے اِس کا اَندازہ اِس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ خواجہ قُطبُ الدِّین بختیار کاکی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے پیر و مُرشِد حضرتِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی صِفاتِ مومنانہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں کئی برس تک خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا لیکن کبھی آپ کی زبانِ اقدس سے کسی کا راز فاش ہوتے نہیں دیکھا، آپ کبھی کسی مسلمان کا بھید نہ کھولتے۔ (2)

حاجت روائی اور پردہ پوشی کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی چاہیے کہ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں کی غیبتوں اور عیب دَریوں کے بجائے ان کی پَردہ پوشی کرنے والے بن جائیں۔ اَحادیثِ مبارکہ میں پَردہ پوشی کے بہت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ بطورِ ترغیب ایک حدیثِ پاک ملاحظہ کیجیے اور مسلمانوں کی پَردہ پوشی کا

---

1 ...... معجم اوسط، 1/542، حدیث: 1998۔

2 ...... حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص 41۔

ذہن بنائیے۔ چنانچہ حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارو مدد گار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے اللہ پاک اُس کی حاجت پوری کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ پاک قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو خُدائے ستّار قِیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے۔ (1)

عیب دُنیا میں تُو نے چُھپائے — حشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مِرا کُھل رہا ہے — یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

دُنیا سے بے رَغبتی

اے عاشقانِ اَولیا! دُنیا سے بے رَغبتی بھی عمدہ اَخلاق میں سے ہے۔ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ دُنیا سے کس قدر بے رَغبتی رکھتے تھے اِس کا اَندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ”سلطانِ وقت، اُمَراء اور حُکّام آپ کے عقیدت مند تھے مگر آپ نے کبھی ان کے سامنے اپنی حاجت کا اِظہار نہیں فرمایا، نہ ان سے کوئی سُوال کیا اور نہ ہی کسی بادشاہ اور امیر کے پاس کسی دُنیوی غرض کے لیے تشریف لے گئے۔ اگر کبھی کوئی عقیدت مند نذر پیش کرتا تو اسے ذاتی اِستعمال میں نہ لاتے بلکہ غریبوں میں تقسیم فرما دیتے یا پھر خدمتِ دِین کے کاموں میں خرچ فرمادیتے تھے۔ آپ حقیقت میں اللہ پاک پر کامل بھروسا فرماتے تھے اور اپنا سارا مُعاملہ اللہ پاک کے فضل و کرم اور اس کی

1 ...... مسلم، ص1069، حدیث:6578۔

www.dawateislami.net

مَرضی پر چھوڑ دیتے تھے۔[1]

خالق و مخلوق کا محبوب بننے کا طریقہ

ہمیں بھی چاہیے کہ دِن رات دُنیوی مال و دولت کمانے اور اسے بڑھانے کی فکر میں لگے رہنے کے بجائے بے رَغبتی اپنائیں اِن شاءَ اللہ ہم اللہ پاک کے پسندیدہ بندے بن جائیں گے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جسے میں کروں تو اللہ پاک مجھ سے محبت فرمائے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: دُنیا سے بے رَغبتی اِختیار کرلو اللہ پاک تم سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے مال سے بے نیاز ہو جاؤ لوگ بھی تم سے محبت کرنے لگیں گے۔[2]

غریب نواز کی سخاوت

سخاوت بھی عمدہ اَخلاق اور اچھی عادات میں سے ہے۔ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی سخاوت اور دَریادِلی کی یہ کیفیت تھی کہ کبھی کوئی سائل آپ کے دَر سے خالی نہ جاتا۔ چنانچہ حضرت خواجہ قطبُ الدِّین بختیار کاکی رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے کہ میں ایک عرصہ تک آپ کی خدمت میں حاضر رہا اِس دَوران کبھی کسی سائل یا فقیر کو آپ کے دَر سے خالی ہاتھ نہیں جاتے دیکھا۔[3]

---

1 ...... سیرت خواجہ غریب نواز، ص263 رضوی کتاب گھر دہلی۔

2 ...... ابن ماجہ، 4/422، حدیث:4102۔

3 ...... سیرت خواجہ غریب نواز، ص264۔

غریب اور سفید پوش لوگوں کی مدد کیجئے

اے عاشقانِ اَولیا! اگر ہمارے قریب بھی کوئی ایسے غریب اور سفید پوش لوگ موجود ہوں تو ہمیں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ان کی مدد کرنی چاہئے۔ یاد رہے! جو لوگ پیشہ ور بھکاری ہوتے ہیں، سڑکوں پر اور مسجد کے باہر کھڑے ہو کر مانگتے ہیں انہیں دینے کی اِجازت نہیں کیونکہ یہ عادی بھکاری ہوتے ہیں، انہوں نے اپنا پیشہ ہی بھیک مانگنا بنا لیا ہوتا ہے انہیں دینا گناہ ہے۔ ہم انہیں دیں گے تو ان کی عادت مزید خراب ہو گی اور ان کا یہ ذہن بنے گا کہ ہم مانگتے ہیں تو ہمیں پیسہ مل جاتا ہے۔ انہیں دینے کے بجائے ایسے لوگوں کو دیجئے جو سفید پوش ہیں اور ہاتھ پھیلاتے ہوئے شرماتے ہیں۔ ان کی مدد کریں اور اس طرح کریں کہ سیدھے ہاتھ سے دیں تو اُلٹے ہاتھ کو بھی پتا نہ چلے۔ یعنی کانوں کان کسی کو خبر ہی نہ ہو۔ زہے نصیب! اس طرح بھی دیا جا سکتا ہے کہ لینے والے کو بھی پتا نہ چلے کہ دینے والا کون ہے۔ اللہ پاک ہمیں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے اِس لنک پر کلک کیجئے

https://www.dawateislami.net/medialibrary/157137

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خواجہ غریب نواز اور بزرگانِ دِین کا اَدب

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اَبُو الْمُظَفَّر محمد بن عبد اللہ خیام سمرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: "میرے ساتھ آؤ۔" میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرتِ خضر علٰی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہیں۔ میرے اِستفسار (یعنی پوچھنے) پر اُنہوں نے اپنا نام خضر بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دَریافت کیا تو فرمایا: یہ اِلیاس (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ پاک آپ پر رَحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: خاتم النبیین، محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سُنا ہوا کوئی اِرشادِ پاک بتایئے تاکہ میں آپ سے رِوایت کر سکوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے اُس کا دِل نِفاق سے اِسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شخص "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد" پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رَحمت کے 70 دَروازے کھول لیتا ہے۔[(1)]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب　　　صلَّی اللہ علٰی محمَّد

1 ...... القول البدیع، ص276، 277 مؤسسۃ الریان، جذب القلوب، ص235 نوریہ رضویہ پبلشنگ لاہور۔

www.dawateislami.net

اَدب کی برکات

اے عاشقانِ اَولیا! جو لوگ قابلِ اَدب چیزوں اور ہستیوں کا اَدب و اِحترام کرتے ہیں اُن کے نصیب اچھے ہوتے ہیں اور وہ اَدب کی برکت سے دُنیا و آخرت کی سعادتیں پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اَدب کی وجہ سے بعض اوقات بے اِیمان کو اِیمان کی دولت نصیب ہو جاتی ہے، کبھی گناہ گار کو توبہ اور نیکی کی توفیق مل جاتی ہے اور کبھی کسی کو وِلایت کا دَرَجہ نصیب ہو جاتا ہے۔ جب ہم سلطانُ الہند، خواجۂ خواجگان، حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی مبارک سیرت کا مُطالعہ کرتے ہیں تو آپ کی سیرت کا ایک اَہم پہلو "اَدب" ہے کہ آپ بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کا بڑا اَدب و اِحترام کیا کرتے تھے۔ آیئے اِس ضمن میں چند واقعات ملاحظہ کیجیے:

مجذوب بزرگ کے اَدب کی برکت

ایک روز حضرت خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ ایک مَجذوب بزرگ حضرتِ اِبراہیم قندوزی رحمۃُ اللہِ علیہ باغ میں تشریف لائے۔ جُوں ہی حضرت خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی نظر اللہ پاک کے اِس مقبول بندے پر پڑی، فوراً دوڑے، سلام کرکے دَست بوسی کی اور نہایت اَدب واِحترام کے ساتھ دَرخت کے سائے میں بٹھایا۔ پھر ان کی خدمت میں اِنتہائی عاجزی کے ساتھ تازہ اَنگوروں کا ایک خَوشہ پیش کیا اور دو زانو بیٹھ گئے۔ اللہ پاک کے وَلی کو اس نوجوان باغبان کا اَنداز بھا گیا، خوش ہو کر کَھلی (یعنی تل یا سرسوں کے پھوک) کا ایک ٹکڑا چبا کر آپ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کَھلی کا ٹکڑا جُوں ہی حَلق سے نیچے اُترا، آپ کے دِل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دِل دُنیا کی محبت سے اُچاٹ ہو گیا۔ پھر آپ نے باغ، پَن چکی اور

www.dawateislami.net

سارا سازو سامان بیچ کر اس کی قیمت فقرا و مَساکین میں تقسیم فرمادی اور حُصولِ عِلمِ دِین کی خاطِر راہِ خُدا کے مُسافِر بن گئے۔ [1]

اے عاشقانِ اَولیا! پتا چلا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے جوٹھے میں بڑی برکت ہوتی ہے جیسا کہ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب حضرتِ اِبراہیم قندوزی رحمۃُ اللہِ علیہ کا جوٹھا کھایا تو حلق سے اُترتے ہی دِل کی کیفیت یکدم بدل گئی۔

آیئے اِیمان تازہ کرنے کے لیے اِس ضمن میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دو عظیم معجزے سُنیئے:

مَرتے دَم تک منہ سے خوشبو آتی رہی

(1) حضرتِ عُمیرہ بنتِ مسعود اَنصاریہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم پانچ بہنیں حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بیعت کے لئے حاضِر ہوئیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُس وقت قَدِید (خشک کیا ہوا گوشت) تناوُل فرما رہے تھے۔ آپ نے ایک پارۂ قَدِید (یعنی خشک کیے ہوئے گوشت کا ٹکڑا) چبا کر نرم کر کے ہم کو عطا فرمایا تو ہم میں سے ہر ایک نے تھوڑا تھوڑا کر کے کھالیا (اس کی بَرَکت سے) مَرتے دَم تک ہمارے منہ سے ہمیشہ خوشبو ہی آئی۔ [2]

ہمیشہ کیلئے بدزبانی اور فحش کلامی ختم ہو گئی

(2) حضرتِ اَبُو اُمامہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف میں ایک خاتون تھی جو زبان کی بہت تیز تھی اور غلط غلط باتیں بول جاتی تھی۔ ایک بار وہ حضورِ اکرم

1 ...... مرآۃالاسرار، ص593، اقتباس الانوار، ص347۔

2 ...... خصائص کبریٰ، 1/105۔

www.dawateislami.net

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس سے گزری، آپ اُس وقت قَدِید یعنی خشک گوشت کے ٹکڑے تناوُل فرمارہے تھے، اُس نے بھی اس میں سے مانگا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُس کو اس میں سے کچھ دے دیا۔ وہ بولی: نہیں، اپنے منہ شریف میں جو ہے وہ عطا فرمایئے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دَہَن مبارَک سے نکال کر عنایت فرمایا، تو اُس نے اپنے منہ میں ڈالا اور کھا لیا اس واقعہ کے بعد اس عورت کی بدکلامی کی ساری عادت ختم ہو گئی۔ [1]

با اَدب بانصیب

اے عاشقانِ اَولیا! سلطانُ الہند، خواجہ خواجگان حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کے مبارک واقعے سے ہمیں یہ بھی دَرس ملتا ہے کہ جب ہم کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور ہمارے بزرگ، اَساتذہ، ماں باپ یا پیر و مُرشِد آجائیں تو ہمیں ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیے، انہیں عزت و اِحترام کے ساتھ بٹھانا چاہیے۔ یاد رَکھئے! اَدب ایسی شے ہے کہ جس کے ذَریعے اِنسان دُنیَوی و اُخْرَوی نعمتیں حاصل کرلیتا ہے اور جو اِس صفت سے محروم ہوتا ہے وہ ان نعمتوں کا بھی حقدار نہیں ہوتا۔ شاید اِسی لئے کہا جاتا ہے کہ "با اَدب بانصیب بے اَدب بے نصیب" یقیناً اَدب ہی اِنسان کو ممتاز بناتا ہے، جس طرح ریت کے ذَرّوں میں موتی اپنی چمک اور اَہمیَّت نہیں کھوتا اِسی طرح با اَدب شخص بھی لوگوں میں اپنی شناخت کو قائم و دائم رکھتا ہے لہٰذا ہمیں اپنے بڑوں کا اَدب و اِحترام کرنے اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آنا چاہیے۔

آیئے! اس ضمن میں تین اَحادیثِ مُبارکہ ملاحظہ کیجئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

---

1 ...... خصائص کبریٰ، 1/ 105۔

www.dawateislami.net

بڑوں کا اَدب واِحترام

(1)خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اے اَنس! بڑوں کا اَدب واِحترام اور تعظیم وتوقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنَّت میں میری رفاقت پالو گے۔[1]

بڑوں کی تعظیم وتوقیر

(2)اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔[2]

بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اِکرام

(3)اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو جوان کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اِکرام کرے اس کے بدلے میں اللہ پاک کسی کے ذَریعے اس کی عزت اَفزائی کرواتا ہے۔[3]

بوڑھے آدمی کے آگے چلنے کا وبال

اے عاشقانِ رسول! اِسلامی مُعاشرے کی اِنفرادِیَّت اور خصوصِیَّت ہے کہ وہ بوڑھوں اور ضعیفوں کو بھی بلندیوں سے ہم کَنار کرتا ہے، اِسلام میں بوڑھوں کو بوجھ سمجھ کر گھر سے نکال دینے اور انہیں کسی "اولڈ ہاؤس" میں جمع کروا دینے کا کوئی تصوُّر نہیں۔ اِسلام کا طُرَّۂ اِمتیاز ہے کہ اس نے جوانوں کو بوڑھوں کے ساتھ اَدب و اِحترام سے پیش آنے اور ان کی عزّت ومقام کی حفاظت کرنے کی ترغیب دی ہے۔ "پہلے زمانے میں جب

1 ......شعب الایمان للبیہقی، 7/458، حدیث:10981۔

2 ......ترمذی، 3/369، حدیث:1926۔

3 ......ترمذی، 3/411، حدیث:2029۔

www.dawateislami.net

کوئی نوجوان کسی بوڑھے آدمی کے آگے چلتا تھا تو اللہ پاک اسے (اس کی بے اَدَبی کی وجہ سے) زمین میں دَھنسا دیتا تھا۔"[1]

کسی شخص نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عرض کی: میں فاقہ کا شکار رہتا ہوں۔ تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ تو کسی بوڑھے شخص کے آگے چلا ہو گا۔[2]

فرمانِ غوثِ اعظم پر سر جُھکا دیا

اے عاشقانِ اَولیا! بزرگانِ دِین کے اَدَب سے متعلق سلطانُ الہند، خواجہ خواجگان حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک اور واقعہ ملاحظہ کیجئے: منقول ہے کہ جس وقت حضورِ غوثِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے بغدادِ مُقدّس میں اِرشاد فرمایا: "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ الله یعنی میرا یہ قدم اللہ پاک کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔" تو اس وقت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی جوانی کے دِنوں میں ملک خُراسان میں واقع ایک پہاڑی کے دامن میں عبادت کیا کرتے تھے، جب آپ نے یہ فرمانِ عالی سُنا تو اَدَب سے اپنا سر جھکا لیا اور فرمایا: بَلْ قَدَمَاكَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ بلکہ آپ کے قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہیں۔[3]

معلوم ہوا کہ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ سلطانُ الہند ہوئے اور یہاں تمام اَولیائے زمانہ و مابعد آپ کے محکوم اور حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ ان پر سلطان کی طرح حاکم ٹھہرے۔

---

1 ...... تفسیر روح البیان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ: 1، 9/62۔

2 ...... تفسیر روح البیان، پ14، النحل، تحت الآیۃ: 70، 5/56۔

3 ...... سیرت غوث الثقلین، ص89 قادری کتب خانہ سیالکوٹ۔

www.dawateislami.net

نہ کیونکر سلطنت دونوں جہاں کی ان کو حاصل ہو
سروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوثِ اعظم کا

اگر کوئی خوش نصیب مُرشِدِ کامل کے دامن سے وابستہ ہو کر مُرید ہونے کی سعادت پالے تو اسے چاہیے کہ اپنے مُرشِد سے فیض پانے کے لئے پیکرِ اَدَب بن جائے کیونکہ طریقت کے تمام مُعاملات کا اِنحصار اَدب پر ہے۔

اللہ پاک تک پہنچنے کا ذَریعہ

حضرت ابو علی دقّاق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بندہ اِطاعت سے جنّت تک اور اَدَب سے اللہ پاک تک پہنچ جاتا ہے۔ [1]

بے اَدب وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چَلا تھا

حضرت ذُوالنُّون مِصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی مُرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔ [2]

اپنے پیر و مُرشِد کا اَدب

اے عاشقانِ اَولیا! خواجۂ خواجگان، حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے پیر و مُرشِد حضرت شیخ عثمان ہاروَنی رحمۃُ اللہِ علیہ کا کس قدر اَدب و اِحترام کیا کرتے تھے اس کا اَندازہ اِس واقعے سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ایک بار حضرت خواجہ مُعینُ الدِّین حسن چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے مُریدین کی تربیت فرمارہے تھے۔ دَورانِ بیان جب جب آپ کی نظر دائیں طرف پڑتی تو باَدَب کھڑے ہو جاتے۔ تمام مُریدین یہ دیکھ کر حیران تھے کہ پیر و

1 ...... رسالہ قشیریہ، ص316 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ...... رسالہ قشیریہ، ص319۔

www.dawateislami.net

مُرشِد بار بار کیوں کھڑے ہو رہے ہیں، مگر کسی کو پوچھنے کی جُرأت نہ ہو سکی، اَلغرض جب سب لوگ وہاں سے چلے گئے تو ایک منظورِ نظر مُرید عرض گزار ہوا: حضور! ہماری تربیت کے دَوران آپ نے بارہا قیام فرمایا اِس میں کیا حکمت تھی؟ حضرت خواجہ مُعینُ الدِّین رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اِس طرف پیر و مُرشِد شیخ عثمان ہاروَنی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار مبارَک ہے جب بھی اس جانب رُخ ہوتا تو میں تعظیم کے لئے اُٹھ جاتا، پس میں اپنے پیر و مُرشِد کے روضۂ مبارَک کی تعظیم میں قیام کرتا تھا۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! اللہ والوں کا شروع سے ہی طریقہ رہا ہے کہ اپنے اَساتذہ، پیر و مُرشِد کا اَدب واِحترام کرنے کے ساتھ ساتھ ہر اُس چیز کی تعظیم بجالاتے تھے کہ جس کو کسی بھی طرح سے بزرگانِ دِین سے نسبت حاصل ہو۔ اللہ پاک ہمیں خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بزرگانِ دِین کا اَدب واِحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِجاہِ خاتمِ النّبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے اِس لنک پر کلک کیجئے

https://www.dawateislami.net/medialibrary/157136

1 ...... ہشت بہشت، ص138 شبیر برادرز اردو بازار لاہور۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

خواجہ غریب نواز کی دِینی خدمات

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو مومن جمعہ کی رات دو رَکعت اِس طرح پڑھے کہ ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد 25 بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے، پھر یہ دُرُودِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ہزار بار پڑھے تو آنے والے جمعہ سے پہلے خواب میں میری زِیارت کرے گا اور جس نے میری زِیارت کی اللہ پاک اُس کے گُناہ مُعاف فرمادے گا۔(1)

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں
اُنہیں نہ دیکھا تو کِس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

دِینی خدمات کا غیر مسلموں کو بھی اِعتراف

اے عاشقانِ اَولیا! آج ہمارے سلسلے کا عنوان ہے ”خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی دِینی خدمات“ اِس سلسلے میں ہم سلطانُ الہند خواجہ غریب نواز سید معینُ الدّین حسن چشتی

---

1 ...... القول البدیع، ص383۔

2 ...... سامانِ بخشش، ص145، 146۔

www.dawateislami.net

اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کی عظیم شخصیت کی دِینی خدمات کا ذِکر کریں گے جنہیں مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ہندوستان کا زمانۂ جاہلیت

ہجری تاریخ کے حساب سے 545 اور شمسی تاریخ کے مطابق 1140ء کا زمانہ تھا، ہندوستان کی مذہبی، سیاسی اور سماجی اَبتری کا دور تھا، اِس دور میں ہندوستان مختلف فرقوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ جس طرح موسیٰ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کے زمانے میں فرعون کے جادوگر اپنی جادوئی طاقت میں مشہور تھے اِسی طرح ہندوستان کے ساحر بھی اپنے سحر میں ماہر اور شہرت یافتہ تھے۔ گویا کہ چھٹی صدی ہجری کا ہندوستان جہالت، ظلمت اور گمراہی میں عرب کے زمانۂ جاہلیت کی عکاسی کر رہا تھا۔ پورا ہندوستان ظلمت کے اندھیروں میں لپٹ چکا تھا، چپے چپے میں کفر و شرک عام تھا، ذات پات کی تفریق اپنے عروج پر تھی، زندگی کی ساری لذتیں اور آسائشیں اعلیٰ ذات کے لوگوں کے لئے وَقف تھیں، اعلیٰ ذات کے اَفراد کے قریب سے کوئی کمتر ذات کا شخص گزر جاتا تو اس کی پیشانی داغ دی جاتی تھی، اَدنیٰ ذات والوں کے لئے زندگی ایک بوجھ اور لعنت جیسی تھی، وہ تھے تو اِنسان مگر جانوروں سے بھی بدتر زندگی گزارنے پر مجبور تھے، اِنسانیت سسک رہی تھی، غریب تو غریب امیر بھی روحانی لذات سے کوسوں دور تھے۔

اس دورِ تاریکی و ظلمتی میں اللہ پاک نے سرزمینِ ہندوستان کے رہنے والوں کے لئے ہدایت کا سامان اِس طرح فرمایا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے خاص مُرید خواجہ فخرُ الدِّین گردیزی، خواجہ قُطبُ الدِّین بختیار کاکی اور چند دِیگر مُریدوں اور عقیدت مندوں کے ساتھ شہر بغداد سے ہندوستان تشریف لائے اور کفر و شرک کے

اندھیروں میں بھٹکے ہوئے اِنسانوں کو اِیمان و اِسلام کی روشنی کے ذَریعے راہِ راست پر لانے کے مشن کو آگے بڑھایا۔ (1)

اے عاشقانِ اَولیا! اُس وقت اجمیر شہر ہندوستان کا دارُ السلطنت تھا، وہاں راجپوت قوم آباد تھی جو اپنی بہادری میں بے مثال تھی، سر کٹانا تو پسند کرتی تھی مگر کسی کے آگے سر جھکانا گوارا نہیں کرتی تھی اور راجپوت قوم کا یہ حال تھا کہ وہ کام کرنے سے پہلے سوچتی نہیں تھی۔ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اجمیر تشریف لائے اور شہر کے گِرد و نواح میں اپنی خانقاہ تعمیر کی۔ یہ خانقاہ گھاس کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی جس میں نماز کا مصلّٰی، پانی کا برتن اور ایک جوڑا لباس تھا۔ لوگوں نے پہلے تو آپ کو سادھو سمجھا مگر جب آپ کی عبادات و عادات خود سے مختلف دیکھیں تو آپ کے پاس آنے لگے، آپ کے چہرے میں ایسی بزرگی اور کشش تھی کہ لوگوں کے دِل آپ کی طرف کھنچے چلے آتے۔ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ غیر مسلموں کے سامنے عقلی دَلائل سے اللہ پاک کی توحید بیان کرتے اور ان کے ہر سُوال کا جواب بِلاخوف و خطر دیتے، آپ کی گفتگو کا جواب دینا تو دور کی بات وہ آپ کا بال بھی بیکا نہ کرسکے۔

مبلغ کو بہادر اور دَلیر ہونا چاہئے

دِینِ متین کی تبلیغ و اِشاعت اور خدمتِ دِین کے لئے مبلغ کو بہادر و نڈر اور دَلیر ہونا چاہئے، اسے اللہ پاک کے سِوا کسی کا خوف نہیں ہونا چاہئے، اس کی تبلیغ اور نیکی کی دعوت کا مقصد صرف اور صرف اللہ پاک کی رضا و خوشنودی ہونی چاہئے تاکہ وہ ہر ایک باطل کے سامنے سینہ تان کر کھڑا رہے اور حق کو حق اور باطل کو باطل بتلا کر رہے۔ ”خوف ظاہر

1 ...... خواجہ غریب نواز، ص19 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

کئے بغیر کسی خطرناک کام کو کرنے یا کسی تکلیف یا مخالفت کا سامنا کرنے کی صَلاحیت کو بہادری اور دَلیری کہا جاتا ہے۔“[1]

طاقتور مومن کمزور مومن سے زیادہ اچھا ہے

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک طاقتور مومن کمزور مومن سے زیادہ اچھا اور زیادہ محبوب ہے۔ اور ہر ایک میں اچھائی ہے، جو چیز تم کو نفع دے اس کی حرص کرو اور اللہ پاک سے مدد مانگو اور کم ہمتی نہ دِکھاؤ۔[2]

لوگوں کا ڈر کسی کو حق بات کہنے سے ہرگز نہ روکے

ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: خبردار! لوگوں کا ڈر تم میں سے کسی شخص کو حق بات کہنے سے ہرگز نہ روکے جبکہ وہ حق کو دیکھ لے یا اس کا مُشاہدہ کرلے کیونکہ وہ نہ تو موت کو قریب کر سکتا ہے اور نہ ہی رِزق کو دور رکھ سکتا ہے۔[3]

حُسنِ اَخلاق کے ذَریعے دِین کی خدمت

اے عاشقانِ اَولیا! دِین کی خدمت کا ایک بہترین اور مُؤثر ذَریعہ حُسنِ اَخلاق ہے، حُسنِ اَخلاق ایک ایسی عمدہ و بہترین خوبی ہے کہ جس میں یہ خصلت و خوبی پائی جائے لوگ اس کے گرویدہ ہوتے ہیں، اس سے محبت کرتے ہیں، اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اس سے گفتگو و ہم کلامی کرنا پسند کرتے ہیں، اس کے پاس بے جھجک و بے خوف آکر ملاقات کرتے ہیں، اس کی ہمنشینی اِختیار کرتے ہیں، اس سے اپنے دِل کی بات کہہ ڈالتے

1 ...... رسولِ رحمت کی لیڈرشپ، ص130 الکرم پبلی کیشنز برطانیہ۔

2 ...... مسلم، ص1098، حدیث:6774۔

3 ...... مسند امام احمد، 4/101، حدیث:11474 دار الفکر بیروت۔

ہیں، یہاں تک کہ بعض لوگ اس سے اتنا متأثر ہوتے ہیں کہ اپنا مذہب چھوڑ کر اس کے دِین و مذہب میں داخل ہو جاتے ہیں۔ خواجہ معین الدِّین چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی حُسنِ اَخلاق کے مالک تھے، آپ کے حُسنِ اَخلاق و حُسنِ اَنداز ہی کا نتیجہ و انجام تھا کہ کئی غیر مسلم آپ کے گرویدہ ہوئے، آپ کی تعلیمات سنیں اور پھر دِینِ اسلام کے گلزار و باغ میں داخل ہو کر ہمیشہ کے لئے جنت کا پروانہ حاصل کر لیا، کیونکہ مسلمان آخر کار جنت میں ہی داخل ہوں گے اور وہاں کی عمدہ عمدہ نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔

غیر مسلم بھی خواجہ صاحب کا دِل سے اِحترام کرتے

قُطب الدِّین ایبک نے جب اجمیر شہر کو فتح کر لیا تو خواجہ صاحب کے مِشن دِینی خدمت و تبلیغ میں کوئی خلل و رکاوٹ باقی نہ رہی۔ آپ کی تعلیمات سے متأثر ہو کر لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور دِینِ اسلام کے شہرِ امن میں داخل ہوتے جاتے۔ معتبر رِوایات کے مُطابق ایک لاکھ سے زیادہ غیر مسلم آپ کے ہاتھ پر ایمان لے آئے اور جو دولتِ ایمان سے محروم رہے وہ بھی خواجہ صاحب کا دِل سے اِحترام کرتے تھے۔ مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی آپ کے پاس اپنے مَسائل کے حل کے لئے حاضر ہوتے۔ اللہ پاک کی خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے اِس لنک پر کلک کیجئے

https://www.dawateislami.net/medialibrary/157135

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خواجہ غریب نواز کی نصیحتیں

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی قِیامت کے دِن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔[1]

ظاہر و باطن کی اِصلاح پر مشتمل نصیحتیں

اے عاشقانِ اَولیا! آج ہمارے سلسلے کا عنوان ہے "خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کی نصیحتیں۔" دِینِ اسلام کے اَحکامات میں یقیناً نماز کو بڑی اَہمیت و فضیلت حاصل ہے۔ نماز کی اَہمیت کا اَندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں جابجا نماز کی تاکید فرمائی ہے اور اَحادیثِ مبارکہ میں اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بارہا نماز کی اَہمیت پر زور دیا ہے اور ہماری ترغیب کے لیے نماز کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں۔

(1) نماز اللہ پاک سے ملاقات کا وَسیلہ

حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی اپنی تعلیمات میں نماز کی اَہمیت کو خوب اُجاگر کیا ہے، نماز کو اللہ پاک سے ملاقات کا وَسیلہ اور تمام مقامات سے بڑھ کر مقام قرار دیا اور جو مسلمان نماز کی اَدائیگی میں تاخیر کرتے ہیں اُن پر خوب افسوس کا اِظہار فرمایا۔

1 ...... ترمذی، 2/27، حدیث: 484۔

www.dawateislami.net

چنانچہ آپ فرماتے ہیں: نماز تمام مقامات سے بڑھ کر مقام ہے۔ نماز حق تعالیٰ سے ملاقات کا وَسیلہ ہے۔[1] وہ لوگ کیسے مسلمان ہیں جو فرض نماز میں اِس قدر تاخیر کرتے ہیں کہ نماز کا وقت ہی گزر جاتا ہے۔

وقت سے پہلے نماز کیلئے تیار ہونے والے لوگ

ایک بار حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ نے نماز کی اَہمیت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: میرا گزر ایک ایسے شہر سے ہوا جہاں کے لوگ وقت سے پہلے ہی نماز کے لئے تیار ہو جاتے اور بَروقت نماز کی اَدائیگی کرتے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ہم جلد ہی نماز کی تیاری نہیں کریں گے تو ہو سکتا ہے اس کا وقت نکل جائے پھر کل قیامت کے روز کس طرح یہ منہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دِکھا سکیں گے؟[2]

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دربارِ مصطفےٰ میں تمہیں لے کے جائے گی
خالق سے بخشوائے گی اے بھائیو! نماز

(2) باوضو سونے کی ترغیب

خواجہ خواجگان، سلطانُ الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ باوضو سونے کی ترغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللہ پاک سے عرض کرتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے یہ باطہارت سویا تھا۔[3]

---

1 ...... دلیل العارفین، ص3 ماخوذاً۔
2 ...... دلیل العارفین، ص14۔
3 ...... حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص47۔

www.dawateislami.net

باوضو سونے کی فضیلت

اے عاشقانِ اَولیا! باوضو سونے کی بڑی برکتیں ہیں۔ چنانچہ حضرتِ شیخ ابو طالب مکّی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بندہ جب باوُضو ہو کر ذِکر کرتے ہوئے مُشاہدہ و تفکر میں مشغول ہوتا ہے تو اس کا بستر ہی اس کی مسجد (یعنی محلِ عبادت) بن جاتا ہے اور بیدار ہونے تک نمازی لکھا جاتا ہے اور (حالتِ نیند میں) ایک فرشتہ اس کے لباس میں داخل ہو جاتا ہے، اگر بندہ نیند میں حرکت کرتے ہوئے اللہ پاک کا ذِکر کرتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے لئے دُعا کرتا ہے اور بخشش طلب کرتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بندہ جب باوضو سوتا ہے تو اس کی رُوح عرش کی جانب پرواز کر جاتی ہے اور اِس حالت میں اس کے خواب سچے ہوتے ہیں اور اگر وہ وضو کر کے نہ سوئے تو اس کی رُوح وہاں تک نہیں پہنچ پاتی اور اس صورت میں اس کے خواب بھی ناقابلِ تعبیر ہوتے ہیں جو سچے نہیں ہوتے۔[1]

رات بھر کے قیام کا ثواب

اگر (باوضو سونے والے) بندے پر نیند غالب آ جائے یہاں تک کہ وہ صبح تک سوتا رہے تو اس کے لئے رات بھر کا قیام لکھا جاتا ہے اور اس کی نیند اس پر ایک زائد نعمت شمار ہوتی ہے اور جس کی سوتے وقت یہی حالت ہو تو وہ ان کثیر بندوں سے سبقت لے جاتا ہے جو غفلت کے ساتھ عبادت کرتے ہیں۔[2] لہٰذا باوضو سونے کی عادت بنائیے اور خوب برکتیں پائیے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں:

1 ...... معجم اوسط، 4/63، حدیث: 5220 بتغیر قلیل۔

2 ...... قوت القلوب، 1/67 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت
رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی

(3)بڑے مَرتبے والے اعمال

ہمارے بزرگانِ دِین کا یہ مبارک طریقہ رہا ہے کہ وہ خود بھی مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد رَسی اور حاجتمندوں کی حاجت روائی کرتے، بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور بے گناہ قیدیوں کو قید سے رہائی دِلواتے اور اپنے متعلقین کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ چنانچہ خواجہ خواجگان، سلطانُ الہند حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ ان کاموں کی ترغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سننا اور ان کا ساتھ دینا، حاجتمندوں کی حاجت روائی کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اَسیروں کو قید سے چھڑانا یہ باتیں اللہ پاک کے نزدیک بڑا مَرتبہ رکھتی ہیں۔(1)

مسلمان کی حاجت روائی کی فضیلت

اے عاشقانِ اَولیا! مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِ ثواب ہے، چاہے وہ کسی بھوکے کو کھانا کھلانے کی صورت میں ہو یا پیاسے کو پانی پلانے کی صورت میں یا کسی بے گناہ قیدی کو قید سے رہا کروانے کی صورت میں ہو یا کسی بیمار کو دَوا دِلانے کی صورت میں، اَلغرض جائز طریقے سے کسی بھی مسلمان کی حاجت روائی بڑا عظیم اور فضیلت والا کام ہے۔ چنانچہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظُلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے رُسوا کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ پاک اُس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دُور کرے گا

1 ...... معین الہند، ص124۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک قِیامت کی پریشانیوں میں سے اُس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔[1]

یاد رَکھیے! اگر اِس گئے گزرے دور میں ہم سب ایک دوسرے کی غم خواری وغم گساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رہ جائے۔ لیکن آہ! آج مسلمان کی عزّت و آبرو اور اُس کے جان و مال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نفرتیں مٹانے اور محبتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(4) جھوٹی قسم کا وَبال

خواجہ خواجگان، سلطانُ الہند حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ مسلمانوں کو جھوٹی قسم کے وَبال سے آگاہ کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اور اس کے گھر سے خیر وبَرَکت اُٹھ جاتی ہے۔[2]

اَحادیثِ مبارکہ میں جھوٹی قسم کھانے کی مذمت

اے عاشقانِ اَولیا! ہمارے مُعاشرے میں جہاں دِیگر بُرائیاں عام ہیں وہاں جھوٹی قسمیں کھانا بھی عام ہو چکا ہے حالانکہ جھوٹی قسم کھانا باعثِ ہلاکت ہے۔ کثیر اَحادیثِ مبارکہ میں جھوٹی قسم کھانے کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، ان میں سے دو اَحادیث درج ذیل ہیں:

(1)... حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دِن اللہ پاک ان سے نہ کلام کرے

1 ...... مسلم، ص1069، حدیث:6578۔

2 ...... حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص49۔

گا اور نہ اُن کی طرف نظر فرمائے گا۔ ایک شخص وہ جس نے کسی بیچنے کی چیز کے متعلق یہ قسم کھائی کہ جو کچھ اس کے دام مل رہے ہیں اس سے زیادہ ملتے تھے (لیکن نہیں بیچا) حالانکہ یہ اپنی قسم میں جھوٹا ہے۔ دوسرا وہ شخص کہ عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مسلمان مرد کا مال لے لے اور تیسرا وہ شخص جس نے بچے ہوئے پانی کو روکا۔ اللہ پاک فرمائے گا آج میں اپنا فضل تجھ سے روکتا ہوں جس طرح تو نے بچے ہوئے پانی کو روکا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔ [1]

(2)… حضرتِ ابو ذَر رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں سے اللہ پاک قیامت کے دِن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے تکلیف دِہ عذاب ہو گا۔ حضرتِ ابو ذَر رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: وہ نقصان اور خسارہ اُٹھانے والے ہیں، یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ اِرشاد فرمایا: کپڑا لٹکانے والا، دے کر اِحسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا سودا چلا دینے والا۔ [2] اللہ پاک ہمیں جھوٹی قسم کھانے سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(5) نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر

خواجہ خواجگان، سلطانُ الہند حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بُروں کی صحبت بُرے کام سے بُری ہے۔ [3]

1 ...... بخاری، 2/100، حدیث: 2369۔

2 ...... مسلم، ص65، حدیث: 293۔

3 ...... اخبار الاخیار، ص23۔

www.dawateislami.net

اچھی صحبت اپنانے میں فائدہ ہی فائدہ

اے عاشقانِ اَولیا! یہ حقیقت ہے کہ صحبت اثر رکھتی ہے، اِنسان اپنے دوستوں کی عادات اور اَخلاق سے ضرور متأثر ہوتا ہے۔ بُری صحبت دُنیا و آخرت کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے جبکہ اچھی صحبت دُنیا و آخرت دونوں کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے۔ بُری صحبت سے بُری عادتیں پیدا ہوتی ہیں جبکہ اچھی صحبت سے اِنسان اچھی صفات سے متصف ہو جاتا ہے۔ بُری صحبت نمازوں سے دُور کرتی ہے جبکہ اچھی صحبت نمازی بنا دیتی ہے۔ بُری صحبت فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا شوقین بناتی ہے جبکہ اچھی صحبت تلاوتِ قرآن کا شوق دِلاتی ہے۔ یاد رَکھئے! اچھی صحبت اپنانے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ بُروں کی صحبت اِختیار کرنے میں دِین و دُنیا کا سراسر نُقصان ہی نُقصان ہے کہ بُری صحبت اِنسان کے اِیمان تک کو برباد کر ڈالتی ہے۔

بُرا ساتھی سانپ سے بھی خطرناک

مولانا جلالُ الدِّین رُومی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تک ممکن ہو بُرے یار (دوست) سے دُور رہو، کیونکہ بُرا ساتھی بُرے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے، اس لئے کہ خطرناک سانپ تو صرف جان یعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ بُرا ساتھی جان اور اِیمان دونوں کو برباد کر دیتا ہے۔ [1]

اللہ پاک ہمیں اچھی صحبت اِختیار کرنے اور بُری صحبت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

1 ...... گلدستہ مثنوی، ص94، 95 نذیر سنز پبلشرز اردو بازار لاہور۔

www.dawateislami.net

(6) مُرید کو نصیحت

ظاہر و باطن کی اِصلاح کا ایک بہترین ذَریعہ کسی پیرِ کامل کے ہاتھ پر بیعت کرنا بھی ہے کہ پیرِ کامل مُرید کے ظاہر و باطن کی اِصلاح کرتا ہے اور اسے گمراہی سے بچا کر سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔ جب کوئی کسی جامع شرائط پیرِ کامل کے ہاتھ پر بیعت کرلے تو اب اسے کیسا ہونا چاہیے؟ اِس حوالے سے مُرید کی راہ نمائی کرتے ہوئے خواجگان، سلطانُ الہند حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: جس نے جو کچھ پایا خدمتِ مُرشِد سے پایا۔ پس مُرید پر لازِم ہے کہ پیر کے فرمان سے ذَرّہ برابر بھی تجاوز نہ کرے۔ پیر صاحب جو کچھ اسے نماز، تسبیح اور اَوراد وغیرہ کے بارے میں فرمائیں، اسے غور سے سُنے اور اس پر عمل کرے کیونکہ پیر، مُرید کو سنوارنے کے لئے اور اسے کمال تک پہنچانے کے لئے عمل کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ [1]

(7) بد بختی کی علامت

بعض لوگ گناہوں میں مبتلا ہونے کے باوجود خود کو اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سراسر شیطانی دھوکا ہے کیونکہ اللہ پاک کا مقرب بندہ بننے کے لیے اس کی اِطاعت و فرمانبرداری ضروری ہے۔ اِسی طرف توجہ دِلاتے ہوئے حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: بد بختی کی علامت یہ ہے کہ اِنسان گُناہ کرنے کے باوُجود بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔ [2]

---

1 ...... دلیل العارفین، ص3۔

2 ...... اخبار الاخیار، ص24۔

(8)خدا کے دوست کی تین خوبیاں

اللہ پاک کا مقرب بندہ بنانے والی تین خوبیوں کی طرف راہ نمائی کرتے ہوئے حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: خُدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین خوبیاں ہوں: سَخاوَت دَریا جیسی، شفقت آفتاب کی طرح اور تَوَاضُع زمین کی مانند۔[1]

(9)زیارتِ قرآن کی برکت

اے عاشقانِ اَولیا! زیارتِ قرآن کی برکت بیان کرتے ہوئے حضور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: جو شخص قرآنِ مجید کو دیکھتا ہے اللہ کریم کے فضل سے اس کی بینائی تیز ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھ نہ دُکھتی ہے نہ خشک ہوتی ہے۔[2]

اللہ پاک ہمیں قرآنِ پاک کی زیارت کرنے اور اس کی خوب خوب تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے اِس لنک پر کلک کیجئے

https://www.dawateislami.net/medialibrary/157138

1 ......اخبار الاخیار، ص23۔

2 ......دلیل العارفین، ص28۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ماہِ رَجب کی اَہمیت

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

چار حُرمت والے مہینے

اے عاشقانِ رسول! آج ہمارے سلسلے کا عنوان ہے ”رَجب کے مہینے کی اَہمیت“۔ رَجب، اِسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے، بڑی ہی عظمت اور بَرَکت والا مہینا ہے، اِس مہینے کا شمار حُرمت والے مہینوں میں سے ہوتا ہے جن کے بارے میں پارہ 10 سورۃُ التوبہ کی آیت نمبر 36 میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ﳔ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حُرمت والے ہیں، یہ سیدھا دِین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر

1 ...... معجم کبیر، 18/362، حدیث: 928 دار احیاء التراث العربی بیروت۔

www.dawateislami.net

يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةًؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۳۶

وقت لڑو جیساوہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (چار حُرمت والے مہینوں سے مُراد) تین مُتَّصِل (یعنی یکے بعد دِیگرے) ذُوالقَعدہ، ذُوالحِجّہ، مُحرَّم اور ایک جُدا رَجَب۔ عرب لوگ زمانہ جاہِلیّت میں بھی ان میں قِتال (یعنی جنگ) حرام جانتے تھے۔ اِسلام میں اِن مہینوں کی حُرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔[1] اِن مہینوں میں سے رَجب کی تعظیم اِس لئے کہ لوگ اِس میں عُمرہ کرتے تھے اور بقیہ مہینوں کی اِس لئے کہ یہ مہینے حج کے لئے جانے، حج کرنے اور حج سے واپسی کے مہینے تھے۔

رَجب کے مختلف نام اور ان کے مَعانی

"مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب" میں ہے: رَجب کے مہینے کو اَلْاَصَبُ (یعنی تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اِس لئے کہ اِس ماہِ مبارَک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ تیز ہو جاتا اور عبادت کرنے والوں پر قَبولِیّت کے اَنوار کا فیضان ہوتا ہے۔ اِس مہینے کو اَلْاَصَمّ (یعنی بَہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں جنگ و جَدَل (یعنی لڑائی جھگڑے) کی آواز بِالکل سنائی نہیں دیتی۔[2]

"غُنْیَۃُ الطالبین" میں ہے: اِس ماہ کو "شَہرِ رَجم" بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں شیطانوں کو رَجم کیا جاتا ہے (یعنی پتھر مارے جاتے ہیں) تاکہ وہ مسلمانوں کو اِیذا نہ دیں۔[3]

---

1 ...... تفسیر خزائن العرفان، پ10، التوبہ، تحت الآیۃ:36، ص362، 363 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ...... مکاشفۃ القلوب، ص301 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

3 ...... غنیۃ الطالبین، 1/319 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

رَجب نام رکھنے کی وجہ

رَجب دَراصل تَرجیب سے مشتق (یعنی نکالا گیا) ہے جس کے معنٰی ہیں تعظیم و تکریم، رَجَب کو رَجَب اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس مہینے کو عظمت بخشی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے رَجَبُ الْمُرَجَّب (یعنی وہ ماہِ رَجب جس کی تعظیم کی گئی ہو) بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرتِ علامہ عبد الکریم بن محمد رافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رَجب کو رَجب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ عرب لوگ اِس مہینے کی بہت زیادہ تعظیم کیا کرتے تھے اور اِس میں لڑائی جھگڑا کرنا حرام سمجھتے تھے۔ (1)

"شہرِ اَصَم" نام رکھنے کی وجہ

رَجب کے مہینے کو "شہرِ اَصَم" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ رَجب کے علاوہ جتنے بھی مہینے ہیں سب اپنے اَندر ہونے والے اچھے اور بُرے تمام واقعات کی بروزِ قیامت گواہی دیں گے، اگر اِن مہینوں میں نیکیاں کی ہوں گی تو نیکیوں کی گواہی دیں گے اور اگر مَعاذَ اللہ بُرائیاں کی ہوں گی تو بُرائیوں کی گواہی دیں گے لیکن رَجب وہ مبارک مہینا ہے یہ صرف نیکیوں کی گواہی دے گا، بُرائیوں کی گواہی نہیں دے گا اِس لئے اِس مہینے کا ایک نام "شہرِ اَصَم" بھی ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہر مہینہ اپنے ہر قسم وَقائع (یعنی واقعات) کی گواہی دے گا سِوائے رَجب کے کہ حَسَنات (یعنی اچھائیاں) بیان کرے گا اور سَیِّئات (یعنی بُرائیوں) کے ذِکر پر کہے گا میں بہرا تھا مجھے خبر نہیں، اِس لئے اسے "شہرِ اَصَم" کہتے ہیں۔ (2)

1 ...... التدوین فی اخبار القزوین، 1/ 165 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، 27/ 496 رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

www.dawateislami.net

رَجَب کے تین حروف سے مُراد

بُزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: رَجَب میں تین حُرُوف ہیں: ر، ج، ب۔ ”ر“ سے مُراد رَحمتِ اِلٰہی، ”ج“ سے مُراد بندے کے جُرم، ”ب“ سے مُراد بِرّ یعنی اِحسان و بھلائی۔ گویا اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے کے جُرم کو میری رَحمت اور بھلائی کے دَرمیان کردو۔ (1)

زبان کی حفاظت کیجئے

عارِف بِاللہ شیخ ضِیاءُ الدِّین عبدُ العزیز دیرینی رحمۃُ اللہِ علیہ بعض عُلَما سے نقل فرماتے ہیں: جب دورِ جاہلیت میں لوگ (رَجَب کے مہینے میں) نیزے چُھپا لیتے اور جنگ سے رُک جاتے تھے تو مسلمان اِس مہینے میں اپنی زبانوں کی حفاظت کیوں نہیں کرتے اور ہَتکِ حُرمت (یعنی بے حُرمتی) سے کیوں نہیں رُکتے۔ بے شک بعض مَواقع پر زبان ننگی تلوار اور نیزۂ نوک دار سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ (2)

زَبان کا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کہ رَجَبُ المُرَجَّب کتنا پیارا مہینا ہے، اِس مہینے کی زمانۂ جاہلیت میں بھی تعظیم کی جاتی تھی، اِس مہینے میں نیزوں کو چُھپا لیا جاتا تھا، یہ مہینا نیکیوں کی گواہی دے گا، تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اِس مہینے کا اَدب واِحترام کریں، اِس میں خوب خوب نیک اَعمال بجالائیں اور ایسے کاموں سے خود کو بچائیں جن سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہو۔ یاد رکھیے! تکلیف صرف ہاتھ سے ہی نہیں ہوتی، زبان سے بھی ہوتی ہے لہٰذا اپنی زبان

1 ...... مکاشفۃ القلوب، ص301۔

2 ...... طہارۃ القلوب، ص125 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

کی حفاظت کیجیے کہ جب یہ چلتی ہے تو کیا سے کیا کر ڈالتی ہے! مشہور تابِعی بُزرگ حضرتِ سفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں کا تیر پھینکنا زَبان کے ذَریعے اَذِیَّت پہنچانے سے زیادہ آسان ہے کیونکہ کمان کا تیر خطا ہو سکتا ہے لیکن زَبان کا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا۔(1)

زبان کا زَخم آسانی سے نہیں بھرتا

حضرتِ سفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے کتنے اَچھوتے انداز میں "زبان کی اِیذا" کی ہلاکت خیزیوں کی نشاندہی فرمائی ہے! واقعی لوہے کے نوکیلے تیر کے مقابلے میں زبان کا زَخم سخت تر ہوتا ہے۔ تیر کا زَخم جلدی بھر جاتا ہے مگر زَبان سے کی ہوئی غیبت یا دِل آزاری کا زَخم آسانی سے نہیں بھرتا۔ عَرَبی مقُولہ ہے: جَرْحُ الْکَلَامِ اَصْعَبُ مِنْ جَرْحِ الْحُسَامِ یعنی زبان کا زَخم تلوار کے زَخم سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔(2)

نیک عمل کے اَجر و ثواب میں اِضافہ

اے عاشقانِ رسول! رَجَب کا مہینا حُرمت والے مہینوں میں سے ہے اور اِن مہینوں میں نیکیاں کرنے کا اَجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مشہور تابعی بزرگ حضرتِ قتادہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ اَعْظَمُ اَجْرًا فِی الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ یعنی حُرمت والے مہینوں میں نیک عمل کا اَجر بڑھ جاتا ہے۔(3)

سات سو سال کی عبادت کا ثواب

حضرتِ اَنس رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ

---

1 ...... تنبیہ المُغترین، ص189 دار المعرفۃ بیروت۔

2 ...... المستطرف، 1/47 دار الفکر بیروت۔

3 ...... تفسیر بغوی، پ10، التوبہ، تحت الآیۃ: 36، 2/244 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

عالی شان ہے: جس نے ماہِ حرام میں تین دِن جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اس کے لئے سات سو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔(1)

ماہِ رَجب میں عبادت کرنے والی خاتون

اِس ماہِ مبارک میں نیک عمل کرنے والوں کی بھی کیا شان ہے! چنانچہ بَیْتُ المقدس میں ایک عورت رَجَبُ الْمُرَجَّب کے ہر دِن میں بارہ ہزار (12000) بار سورۂ اِخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴾ پڑھا کرتی اور اس پورے مہینے میں اُونی لباس پہنتی تھی۔ ایک بار وہ بیمار ہو گئی تو اس نے اپنے بیٹے کو وَصیت کی کہ مجھے اسی اُونی لباس سمیت دَفن کیا جائے۔ جب وہ مَر گئی تو اس کے بیٹے نے اسے عمدہ کپڑوں کا کفن پہنایا، رات کو اس نے خواب میں اپنی والدہ کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی: میں تجھ سے خوش نہیں ہوں کیونکہ تو نے میری وَصیت پوری نہیں کی۔ وہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھا، اپنی ماں کا وہ لباس اُٹھایا تاکہ اسے بھی قبر میں دَفن کر آئے، اس نے جا کر ماں کی قبر کھودی مگر اسے قبر میں کچھ نہ ملا، وہ بہت حیران ہوا تب اس نے یہ ندا سنی کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جس نے رَجب میں ہماری اِطاعت کی ہم اسے تنہا اور اکیلا نہیں چھوڑتے۔(2)

ماہِ حرام میں گُناہوں کی خصوصی ممانعت

جس طرح حُرمت والے مہینوں میں نیکیوں کا اَجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے اِسی طرح گناہوں کا بھی مُعاملہ ہے۔ چنانچہ حضرتِ عبدُ اللہ ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اِن بارہ مہینوں میں سے چار مہینوں کو خصوصیت عطا فرمائی اور ان کی حُرمت

1 ...... تبیین العجب، 14، حدیث:3۔

2 ...... مکاشفۃ القلوب، ص302۔

www.dawateislami.net

کو عظمت بخشی اور ان مہینوں میں گُناہ کو گُناہِ عظیم قرار دیا۔[1]

رَجب اللہ پاک کا مہینا

رَجب اللہ پاک کا مہینا ہے جیسا کہ ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: رَجَبٌ شَهْرُ اللهِ تَعَالٰى وَشَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِيْ یعنی رَجب اللہ پاک کا مہینا ہے، شعبان میرا مہینا ہے اور رَمَضان میری اُمَّت کا مہینا ہے۔[2]

یوں تو ہر مہینا ہی اللہ پاک کا ہے، مگر حدیثِ پاک میں خاص طور پر رَجب کو اللہ پاک کا مہینا کیوں قرار دیا گیا؟ اِس کی حکمت بیان کرتے ہوئے علامہ عبدُ الرءوف مَناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ماہِ رَجب کو اللہ پاک کی طرف منسوب کرنا اِس مہینے کی شرافت و عظمت پر دَلالت کرتا ہے۔[3]

اللہ پاک یکتا ہے تو اس کا مہینا بھی تنہا

شیخ شِہابُ الدّین احمد بن حجازی رحمۃُ اللہِ علیہ یہ حدیثِ پاک ذِکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: حُرمت والے تین مہینے (ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ اور محرّم) تو لگا تار ہیں اور ایک مہینا تنہا ہے جو کہ ماہِ رَجب ہے۔ صُوفیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک یکتا یعنی تنہا ہے تو اللہ پاک کا مہینا بھی تنہا ہے لہٰذا اللہ پاک سے محبت کرنے والے کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی محبت تنہا کے ساتھ رکھے تاکہ دُنیا میں اس کے اندر یکتا کی عبادت کی صَلاحیت پیدا ہو اور آخرت میں یکتا کے دِیدار کی قابلیت پیدا ہو۔[4]

---

1 ...... تفسیر طبری، پ10، التوبہ، تحت الآیۃ:36، 6/366 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ...... مسند الفردوس، 2/275، حدیث:3276 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

3 ...... فیض القدیر، 4/24، تحت الحدیث:4411 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

4 ...... اسلامی مہینوں کے فضائل، ص130 مکتبۃ المدینہ کراچی، تحفۃ الاخوان، ص11 برنال الکوکب المصری البہیہ۔

www.dawateislami.net

رَجَبُ الْمُرَجَّب میں دُعائے نبوی

حضرتِ اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا آتا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم یہ دُعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ یعنی اے اللہ! ہمارے لئے رَجب اور شعبان میں بَرکت فرما اور ہمیں رَمَضان نصیب فرما۔ (1)

رَجب بیج بونے کا مہینا

اِس حدیثِ پاک کی شرح میں حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صُوفیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں کہ رَجب تخم (یعنی بیج) بونے کا مہینا ہے، شعبان پانی دینے اور رَمَضان فصل کاٹنے کا کہ رَجب میں نوافل میں خوب کوشش کرو، شعبان میں اپنے گناہوں پر رو اور رَمَضان میں رَبّ تعالیٰ کو راضی کرکے اس کھیت کو خیریت سے کاٹو، ان کے اِس قول کا ماخذ (یعنی بنیاد) یہ (بیان کردہ) حدیث ہے یعنی رَجب میں ہماری عبادتوں میں برکت دے اور شعبان میں خشوع و خضوع دے اور رَمَضان کا پانا اس میں روزے اور قیام نصیب کر۔ (2)

فضیلت والا زمانہ پانے کی دُعا

اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نیک اَعمال کے لئے فضیلت والے زمانے تک زندہ رہنے کی دُعا کرنا مستحب ہے کیونکہ بندۂ مومن کی عمر زیادہ ہوتی ہے تو اس کی بھلائی ہی زیادہ ہوتی ہے اور لوگوں میں سے بہتر آدمی وہ ہے جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔

---

1 ...... معجم اوسط، 3/85، حدیث: 3939 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، 2/330 بتغیر قلیل ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

بزرگانِ دِین رحمۃُ اللّٰہِ علیہم پسند کرتے تھے کہ انہیں نیک اَعمال کے بعد موت آئے جیسے رَمَضان کا روزہ رکھنے کے بعد اور حج سے واپسی پر موت آجائے۔ کہا جاتا تھا: جس کا یوں اِنتقال ہوتا ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے۔[1]

رَجب میں اِنتقال کی تمنا کرنے والے عالِمِ دِین

ایک نیک عالِمِ دِین ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب سے پہلے بیمار ہوگئے، فرمانے لگے: میں نے اللہ پاک سے دُعا کی ہے کہ میری وفات ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب تک مؤخّر فرمادے کیونکہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ماہِ رَجب میں اللہ پاک بندوں کو (دوزخ سے) آزاد فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے اُنہیں رَجَبُ الْمُرَجَّب عطا فرمایا اور اسی مہینے میں ان کا اِنتقال ہوا۔[2]

قبولیتِ دُعا کا مہینا

رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا دُعائیں قبول ہونے میں بڑی اَہمیت کا حامل ہے، زمانۂ جاہلیت میں بھی لوگ اِس مہینے کی تعظیم کیا کرتے، اپنے اوپر کئے گئے ظلم کے خلاف کوئی بددُعا وغیرہ نہ کرتے لیکن جب رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا آتا تو ظالم کے خلاف دُعا کرتے تو ان کی دُعا قبول ہوجاتی۔[3] حضرتِ امام زَکَرِیّا قزوِینی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ اور شارحِ بخاری حضرتِ امام قسطلانی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ کثیر اَحادیثِ مُبارکہ ماہِ رَجب کی عظمت و شان پر دَلالت کرتی ہیں، اِس میں عبادتیں قبول اور دُعائیں منظور ہوتی ہیں، زمانۂ جاہلیت میں کوئی مَظلوم شخص اگر ظالم کے لئے بددُعا کرنا چاہتا تو اپنا اِرادہ ماہِ رَجب تک مُؤخّر کردیتا اور رَجب کے

---

1. لطائف المعارف، ص138 مکتبۃ العصریہ۔
2. لطائف المعارف، ص138۔
3. تاریخ ابن عساکر، 45/81 دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

آنے پر ظالِم کے خلاف دُعا کرتا تو وہ دُعا قبول ہو جایا کرتی تھی۔[1]

رَجب کی پہلی رات میں کی گئی دُعا رَد نہیں ہوتی

رَجب شریف کی پہلی رات تو ایسی ہے جس میں کی گئی دُعا رَد نہیں ہوتی جیسا کہ حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دُعا رَد نہیں کی جاتی: (1) جمعرات اور جمعہ کی دَرمیانی رات (2) رَجب کی پہلی (یعنی چاند) رات (3) پندرہ شعبان کی رات (یعنی شبِ براءَت) (4) عیدُ الفطر کی (چاند) رات (5) عیدُ الاَضحٰی کی (یعنی ذُوالحِجّہ کی دسویں) رات۔[2]

رَجب میں اِستغفار کی کثرت

رَجَبُ المُرَجَّب کا مہینا کثرت سے اِستغفار کرنے کا مہینا ہے جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: رَجَب کے مہینے میں اِستغفار کی کثرت کرو۔ بے شک اِس کے ہر ہر لمحے میں اللہ پاک کئی کئی اَفراد کو آگ سے نجات عطا فرماتا ہے۔[3]

ماہِ رَجب کا اِستغفار

تارِکُ السلطنت، مخدوم حضرتِ سیِّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ملفوظات میں ہے: ماہِ رَجب میں بہت اِستغفار کرے، ماہِ رَجب کا اِستغفار یہ ہے: اَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ ذُنُوْبِیْ كُلِّهَا سِرِّهَا وَجَهْرِهَا صَغِیْرِهَا وَكَبِیْرِهَا قَدِیْمِهَا وَجَدِیْدِهَا اَوَّلِهَا وَاٰخِرِهَا ظَاهِرِهَا وَبَاطِنِهَا وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ بِرَحْمَتِكَ یعنی میں اللہ کریم سے اپنے تمام گناہوں کی

1 عجائب المخلوقات، ص71 مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ القاھرہ۔

2 مصنف عبد الرزاق، 4/246، حدیث: 7957 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

3 مسند الفردوس، 1/81، حدیث: 247۔

www.dawateislami.net

بخشش چاہتا ہوں وہ چھپ کر کیے گئے گناہ ہوں یا علانیہ (یعنی کھلم کھلا)، چھوٹے ہوں یا بڑے، پُرانے ہوں یا نئے، پہلے ہوں یا آخر، ظاہر ہوں یا باطن، میں اللہ پاک سے توبہ کرتا ہوں، اے اللہ! اپنی رَحمت سے مجھے بخش دے۔[1]

ماہِ رَجب میں تین ہزار بار اِستغفار

مزید فرماتے ہیں: جو شخص ماہِ رَجب میں تین ہزار بار اِس طرح اِستغفار پڑھے وہ بخش دیا جائے گا: اَسْتَغْفِرُ اللہَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مِنْ جَمِیْعِ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ یعنی عزّت و جلال والے اللہ پاک سے میں تمام گناہوں اور خطاؤں کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔[2]

ماہِ رَجب میں صبح و شام مانگی جانے والی دُعا

حضرتِ وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دُنیا کی تمام نہریں ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب میں رَجب کی تعظیم کے لئے زَم زَم کی زیارت کرتی ہیں اور میں نے اللہ پاک کی کتابوں میں سے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ جو شخص رَجَبُ المُرَجَّب کے مہینے میں صبح و شام ہاتھ اُٹھا کر ستّر (70) بار اِس طرح مغفرت کی دُعا مانگے: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ یعنی اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رَحم فرما اور میری توبہ قبول فرما۔“ اس کے جسم کو کبھی بھی آگ نہ چھوئے گی۔[3]

رَجب خیر و بھلائی کی کُنجی

رَجب خیر و بھلائی کا مہینا ہے جیسا کہ حضرتِ علّامہ یوسف بن عبدُ الہادی حنبلی

---

1 ...... لطائف اشرفی، 2/232۔

2 ...... لطائف اشرفی، 2/232۔

3 ...... طہارۃ القلوب، ص126۔

رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رَجَب کا مہینا خیر و بھلائی کی کُنجی ہے۔ حضرتِ ابو بکر ورّاق بلخی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رَجَبُ المُرَجَّب (عبادت کا) بیج بونے کا مہینا ہے، شعبانُ المعظّم آب پاشی (پانی دینے یعنی آنسوؤں سے سیراب کرنے) کا مہینا ہے اور رَمَضانُ المبارَک (رَحمت کی) فصل کاٹنے کا مہینا ہے۔[1]

ماہِ رَجب ہوا کی طرح

لطائف المعارف میں ہے: ماہِ رَجب ہوا کی طرح ہے، ماہِ شعبان بادل کی طرح ہے اور ماہِ رَمَضان بارش کی طرح ہے۔ ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سال دَرخت کی مانند ہے، رَجَبُ المُرَجَّب میں اس کے پتے نکلتے ہیں، شعبانُ المعظّم میں شاخیں نکلتی ہیں اور رَمَضانُ المبارک میں پھل توڑے جاتے ہیں اور مسلمان اس کا پھل توڑتے ہیں۔ اس کے بعد آپ فکرِ آخرت کا ذہن دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: جس نے گناہوں سے نامۂ اَعمال سیاہ کیا وہ اِس مہینے میں توبہ کر لے اور نامۂ اَعمال کو روشن کر لے، جس نے فضولیات میں عمر گنوائی وہ باقی عمر کو غنیمت جانے۔[2]

اللہ پاک اِس ماہِ مبارک کی بَرَکتوں سے ہمیں مالا مال فرمائے اور اس مہینے میں خوب خوب اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے اِس لنک پر کلک کیجئے

https://www.dawateislami.net/medialibrary/156742

1 ...... لطائف المعارف، ص138۔

2 ...... لطائف المعارف، ص138۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ماہِ رَجب میں عبادت کے فضائِل

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

رَجب اللہ پاک کا مہینا

اے عاشقانِ رَسول! آج ہمارے سلسلے کا عنوان ہے "ماہِ رَجب میں عبادت کے فضائل۔" اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ فضل و اِحسان کہ اُس نے ہمیں ایسے بابرکت مہینے اور ایسے بابرکت دِن عطا فرمائے جن میں ہم تھوڑے وقت میں عبادت کر کے زیادہ اَجر و ثواب حاصل کر سکتے ہیں، اِن مہینوں میں سے ایک مہینا "رَجَبُ الْمُرَجَّب" کا بھی ہے۔ رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مہینا بڑی فضیلت اور اَہمیت والا مہینا ہے، یہ حُرمت والے مہینوں میں سے ایک مہینا ہے، اِس مہینے کی فضیلت اور اَہمیت کا اَندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حدیثِ پاک میں اسے "اللہ پاک کا مہینا" فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے: رَجَبٌ شَهْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِيْ یعنی رَجب

1 ...... معجم کبیر، 18/362، حدیث: 928۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کا مہینا ہے، شعبان میرا مہینا ہے اور رَمضان میرے اُمتیوں کا مہینا ہے۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت شیخ شِہابُ الدِّین احمد بن حجازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حُرمت والے تین مہینے (ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ اور محرّم) تو لگاتار ہیں اور ایک مہینا تنہا ہے جو کہ ماہِ رَجب ہے۔[2]

رَجب کے ایک دِن کے روزے کی فضیلت

رَجَب شَہْرُ اللہ یعنی اللہ پاک کا مہینا ہے، صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اور بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم اِس مہینے میں عبادت کا بہت اِہتمام کرتے تھے۔ ہمیں بھی اِس مہینے میں بطورِ خاص اللہ پاک کی عبادت کا اِہتمام کرنا چاہیے۔ اِس مہینے میں عبادت کرنے کا اَجر و ثواب بھی بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیساکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بیشک رَجب بڑا اعظمت والا مہینا ہے کہ اِس میں نیکیوں کا اَجر بڑھا دیا جاتا ہے جس نے اِس مہینے کے کسی ایک دِن کا روزہ رکھا وہ ایسا ہے جیسا سال بھر کے روزے رکھے۔[3]

پیارے آقا ماہِ رَجب کو اَہمیت دیتے

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِس مہینے میں روزے رکھا کرتے اور اسے اَہمیت بھی دیتے۔ چنانچہ صحابی ابنِ صحابی حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے پوچھا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رَجبُ المُرَجَّب میں روزہ رکھتے تھے؟ اِرشاد فرمایا: ہاں! اور اِسے اَہمیت بھی دیتے تھے۔[4]

---

1 ...... المقاصد الحسنہ، ص232، حدیث:510 دار الکتاب العربی بیروت۔

2 ...... اسلامی مہینوں کے فضائل، ص130، 131، تحفۃ الاخوان، ص11، 12۔

3 ...... میزان الاعتدال، 3/49 دار الفکر بیروت۔

4 ...... کنزالعمال، جز7، 4/301، حدیث:24596 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

700اَفراد کی سِفارش

اللہ پاک کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص رَجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے پھر مغرب و عشا کے دَرمیان 12رَکعت نماز دو دو رَکعت کر کے پڑھے، ہر رَکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ، تین بار سورۂ قدر اور 12بار سورۂ اِخلاص پڑھے، سلام کے بعد مجھ پر 70بار یہ دُرودِ پاک پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ پھر سجدہ کرے اور سجدے میں 70بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ پڑھے، پھر سر اُٹھا کر 70بار یہ دُعا پڑھے: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ پھر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی پہلے سجدے کی طرح تسبیح پڑھے پھر اپنی حاجت کا سوال کرے تو وہ پوری کر دی جائے گی۔" حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ پاک اس کے تمام گناہ مُعاف فرما دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ، ریت کے ذَرّات، پہاڑوں کے وَزن اور دَرختوں کے پتوں کے برابر ہوں اور بروزِ قیامت وہ اپنے گھر کے اُن 700 اَفراد کی سِفارش کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا ہو گا۔[1]

رَجَب کے پہلے تین دِن کے روزوں کی فضیلت

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزوں کی بھی کیا شان ہے! چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: رَجَب کے پہلے دِن کا روزہ تین سال کا کَفّارہ ہے، دوسرے دِن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دِن کا ایک سال کا کَفّارہ ہے، پھر ہر دِن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔[2]

---

1 ...... جامع الاصول، 6/170، حدیث:4268دار الکتب العلمیہ بیروت۔

2 ...... جامع صغیر، ص311، حدیث:5051دار الکتب العلمیہ بیروت۔

www.dawateislami.net

ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہو گا۔ جس نے سات روزے رکھے اُس پر جہنم کے ساتوں دَروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے آٹھ روزے رکھے اُس کے لئے جنَّت کے آٹھوں دَروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ پاک سے جو کچھ مانگے گا اللہ پاک اُسے عطا فرمائے گا اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو آسمان سے ایک مُنادی نِدا (یعنی اِعلان کرنے والا اِعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گُناہ بَخش دیئے گئے پس تو اَز سرِ نَو عمل شروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ اور جو زائد کرے تو اللہ پاک اُسے زیادہ دے۔ رَجَب میں نُوح (علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام) کشتی میں سوار ہوئے تو خود بھی روزہ رکھا اور ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ ان کی کشتی دس مُحرَّم تک چھ ماہ برسرِ سفر رہی۔ (1)

جہنم کے دَروازے بند

عارِف بِاللہ شیخ ضیاءُ الدِّین عبدُ العزیز دیرینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مروی ہے کہ جس نے رَجب کے سات روزے رکھے اس کے لئے جہنم کے دَروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ پاک سے جو مانگتا ہے اللہ پاک اسے عطا فرماتا ہے اور بے شک جنَّت میں ایک محل ہے جس کے سامنے دُنیا ایک پرندے کے گھونسلے کی طرح ہے، اُس محل میں صرف رَجب کے روزے رکھنے والے ہی داخل ہوں گے۔ (2)

پرہیز گاری کے ساتھ روزہ رکھنے کی فضیلت

سبحان اللہ! رَجب کے روزہ داروں کے لئے جنَّت کے دَروازے کھول دیئے جاتے

1 ...... شعب الایمان للبیہقی، 3/368، حدیث: 3801 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ...... طھارۃ القلوب، ص 125۔

www.dawateislami.net

ہیں، جہنم کے دَروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، پچھلے گُناہ بَخش دیئے جاتے ہیں، بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی جاتی ہیں، اللہ پاک سے جو مانگیں اللہ پاک انہیں عطا فرماتا ہے۔ مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، حضرتِ علامہ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ماہِ رَجب حُرمَت والے مہینوں میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دَروازے پر اِس مہینے کے دِن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص رَجب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیز گاری سے پورا کرے تو وہ دَروازہ اور وہ (روزے والا) دِن اس بندے کے لئے اللہ پاک سے مغفرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ! اِس بندے کو بخش دے اور اگر وہ شخص بغیر پرہیز گاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دَروازہ اور دِن اُس کی بخشش کی دَرخواست نہیں کریں گے اور اُس شخص سے کہتے ہیں: اے بندے! تیرے نفس نے تجھے دھوکا دیا۔[1]

اَعضاء کو گناہوں سے بچانا بھی ضَروری ہے

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ روزے سے مقصود صرف بھوک پیاس نہیں، بلکہ پورے جسم کو گناہوں سے بچانا بھی ضَروری ہے، اگر روزہ رکھنے کے باوجود بھی گناہوں کا سلسلہ جاری رہا تو پھر سخت محرومی ہے۔ اِسی لیے حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا گیا: مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ یعنی جو جھوٹی (بُری) بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ پاک کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔[2] لہٰذا روزے میں کھانا پینا چھوڑنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعضاء

---

1 ...... ما ثبت من السّنۃ، ص330 ادارہ نعیمیہ رضویہ لاہور۔

2 ...... بخاری، 1/628، حدیث: 1903 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

کو بھی گناہوں سے بچانا ضَروری ہے۔

روزے کی حقیقت

حضرتِ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: روزے کی حقیقت ”رُکنا“ ہے اور رُکے رہنے کی بَہُت سی شَرائِط ہیں۔ مثلاً: مِعْدے کو کھانے پینے سے روکے رکھنا، آنکھ کو شَہوانی نظر سے روکے رکھنا، کان کو غیبت سُننے، زَبان کو فضول اور فتنہ انگیز باتیں کرنے اور جسم کو حکمِ اِلٰہی کی مخالَفت سے روکے رکھنا روزہ ہے۔ جب بندہ اِن تمام شرائِط کی پیروی کرے گا تَب وہ حقیقتاً روزہ دار ہوگا۔[1]

رَجب کے روزہ داروں کیلئے دُعائے بخشش

رَجب کے روزہ داروں کے لئے اللہ پاک کے مَعصوم فرشتے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے حُرمت (یعنی عزت) والے مہینوں میں روزہ رکھنا زیادہ پسند ہے[2] اور رِوایت ہے کہ جب رَجب کے اَوَّلین (یعنی پہلے) جمعہ کی ایک تہائی (One third 1/3) رات گزرتی ہے تو کوئی فرشتہ باقی نہیں رہتا مگر سب رَجب کے روزہ داروں کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔[3]

رَجب نامی جنتی نہر

حضرتِ اَنَس بن مالک رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے: جنَّت میں ایک نہر ہے جسے رَجب کہا جاتا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس نے رَجب کے

1 ...... کشف المحجوب، ص354 نوائے وقت لاہور۔

2 ...... لطائف المعارف، ص135۔

3 ...... مکاشفۃ القلوب، ص302۔

ایک دِن کا روزہ رکھا اللہ پاک اسے اس نہر سے سیر اب فرمائے گا۔[1]

نورانی پہاڑ بول پڑا

ایک بار حضرتِ عیسیٰ رُوحُ اللہ علیٰ نبیناو علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا گزر ایک جگمگاتے نورانی پہاڑ پر ہوا۔ آپ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: یااللہ! اِس پہاڑ کو قوتِ گویائی (یعنی بولنے کی طاقت) عطا فرما۔ وہ پہاڑ بول پڑا، یارُوحَ اللہ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام! آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اپنا حال بیان کر۔ پہاڑ بولا: "میرے اندر ایک آدمی رہتا ہے۔" عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یا اللہ! اُس آدمی کو مجھ پر ظاہِر فرما دے۔ یکایک پہاڑ شَق ہوگیا اور اُس میں سے چاند سا چہرہ چمکاتے ایک بُزرگ برآمد ہوئے۔ اُنہوں نے عرض کی: "میں حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کا اُمّتی ہوں، میں نے اللہ پاک سے یہ دُعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے پیارے محبوب، نبیِّ آخِرُ الزّمان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بِعثَتِ مُبارَکہ تک زندہ رکھے تاکہ میں اُن کی زیارت بھی کروں اور ان کا اُمَّتی بننے کا شَرَف بھی حاصِل کروں۔ الحمدللہ میں اس پہاڑ میں چھ سو سال سے اللہ پاک کی عبادت میں مشغول ہوں۔" حضرتِ عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: یااللہ! کیا رُوئے زمین پر کوئی بندہ اِس شخص سے بڑھ کر بھی تیرے یہاں مکرّم ہے؟ اِرشاد ہوا: اے عیسیٰ (علیہ السّلام)! اُمَّتِ محمدیہ میں سے جو ماہِ رَجَب کا ایک روزہ رکھ لے وہ میرے نزدیک اِس سے بھی زیادہ مکرَّم ہے۔[2] اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ آمین بجاہ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

1 ...... شعب الایمان للبیہقی، 3/367، حدیث: 3800، التدوین فی اخبار القزوین، 1/165۔

2 ...... نزہۃ المجالس، 1/208 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

رَجب کے روزے ہمارے پاس رکھنا

حضرتِ حمزہ بن علی حَرّانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: حضرتِ علامہ ابوالحسن علی بن احمد یزدی بغدادی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رَجب کے روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ ہمیں وَصیت کرتے تھے کہ مجھے اِنتقال کے تین دِن بعد دَفن کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس وقت میں سکتے میں ہوں لیکن ایک بار رَجَبُ المُرَجَّب کی آمد سے کچھ دِن پہلے فرمایا: میں اپنی وَصیت سے رُجوع کرتا ہوں، مجھے اِنتقال کے فوراً بعد ہی دَفن کر دینا کیونکہ میں نے خواب میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی ہے، آپ نے مجھ سے فرمایا: "یَاعَلِیُّ صُمْ رَجَباً عِنْدَنَا یعنی اے علی! رَجب کے روزے ہمارے پاس رکھنا۔" چنانچہ رَجب کی پہلی رات آپ کا اِنتقال ہو گیا۔ (1)

100 سال کے روزوں کا ثواب

اے عاشقانِ رسول! رَجَبُ المُرَجَّب کے مہینے میں عبادت کرنے اور روزے رکھنے کے کس قدر فضائل و برکات ہیں! ویسے تو رَجب شریف کا سارا مہینا ہی خیر و برکت اور فضیلت والا ہے مگر بالخصوص اس کی ستائیسویں رات بے شمار برکتوں، عظمتوں اور فضیلتوں کی حامل ہے۔ اِسی رات ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ، شَبِ اَسریٰ کے دولہا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مِعراج کا عظیمُ الشان معجزہ عطا ہوا۔ اِسی رات نماز فرض ہوئی جیسا کہ حضرتِ اَنس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر مِعراج کی رات پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر کم کی گئیں، یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں، پھر آواز دی گئی: اے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہماری بات نہیں بدلتی اور آپ کے لیے اِن پانچ نمازوں کے بدلے میں

(1)...... سیر اعلام النبلاء، 15/ 116 دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

پچاس کا ثواب ہے۔[1]

60 مہینوں کے روزوں کا ثواب

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو رَجب کے ستائیسویں دِن کا روزہ رکھے گا تو اللہ پاک اس کے لئے 60 مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے گا۔[2]

100 برس کی نیکیوں کا ثواب

رَجَبُ المُرَجَّب کی 27ویں رات اِس مہینے کی سب سے افضل رات ہے لہٰذا ہو سکے تو اس میں شَب بیداری کر کے زیادہ سے زیادہ نیک اَعمال کیجئے۔ حضرتِ اَنس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کے لئے 100 برس کی نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ رَجَب کی ستائیسویں شَب ہے۔ جو اس میں 12 رَکعت اِس طرح پڑھے کہ ہر رَکعت میں سورۂ فاتِحہ اور کوئی سی ایک سُورت اور ہر دو رَکعت پر اَلتَّحِیّات پڑھے اور 12 پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد 100 بار سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَر پڑھے، 100 بار اِستِغفار، 100 بار دُرُود شریف پڑھے اور اپنی دُنیا و آخرت سے متعلق جس چیز کی چاہے دُعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ پاک اس کی سب دُعائیں قَبول فرمائے سِوائے اُس دُعا کے جو گناہ کے لئے ہو۔[3]

1. ترمذی، 1/254، حدیث:213 دارالفکر بیروت۔
2. فضائلِ شہر رجب، ص76، حدیث:18، النور فی فضائل الایام والشہور، ص153 ادارۃ البحوث۔
3. شعب الایمان للبیہقی، 3/374، حدیث:3812۔

www.dawateislami.net

100 سال کے روزے رکھنے کا ثواب

اِس رات کو عبادت میں گزارنے اور دِن میں روزہ رکھنے کی اَحادیثِ مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: رَجَب میں ایک دِن اور رات ہے جو اُس دِن روزہ رکھے اور رات کو قیام (یعنی عبادت) کرے تو گویا اُس نے 100 سال کے روزے رکھے اور وہ ستائیس رَجَب ہے۔(1)

ساری رات عبادت کا ثواب

اے عاشقانِ رسول! اِس رات کو عبادت میں گزارنا چاہیے، اگر کوئی ساری رات عبادت میں نہ گزار سکے تو کم از کم عشا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے کہ بحکمِ حدیث ساری رات کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ چنانچہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو نمازِ عشا جماعت سے پڑھے گویا اُس نے آدھی رات قیام کیا اور جو فجر جماعت سے پڑھے گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔(2)

اِس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ عشا کی باجماعت نماز کا ثواب آدھی رات کی عبادت کے برابر ہے اور فجر کی باجماعت نماز کا ثواب باقی آدھی رات کی عبادت کے برابر، تو جو یہ دونوں نمازیں جماعت سے پڑھ لے اسے ساری رات عبادت کا ثواب۔ دوسرا یہ کہ عشا کی

1 ...... شعب الایمان للبیہقی، 3/373، حدیث: 3811۔

2 ...... مسلم، ص258، حدیث: 1491 دار الکتاب العربی بیروت۔

جماعت کا ثواب آدھی رات کے برابر ہے اور فجر کی جماعت کا ثواب ساری رات عبادت کے برابر، کیونکہ یہ (یعنی فجر کی) جماعت عشا کی جماعت سے زیادہ بھاری (یعنی نفس پر بوجھ) ہے، پہلے معنٰی زیادہ قوی (یعنی زیادہ مضبوط) ہیں۔[1]

اللہ پاک ہمیں خوب خوب رَجَبُ المرجب کے مہینے میں اپنی عبادت کرنے اور روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے اِس لنک پر کلک کیجئے

https://www.dawateislami.net/medialibrary/156746

1 ......مراٰۃ المناجیح، 1/396۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سفرِ معراج حضور کا ایک عظیم معجزہ

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج ہمارے سلسلے کا عنوان ہے "سفرِ معراج حضور کا ایک عظیم معجزہ" اس میں ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس عظیم معجزے کا ذِکرِ خیر کریں گے۔

واقعۂ معراج کا پسِ منظر

جس روز ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ، شبِ اَسریٰ کے دولہا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی نبوت و رِسالت کا اِعلان فرمایا اور لوگوں کو اللہ پاک کی عبادت کی طرف بلانا شروع کیا اسی روز سے دشمنی اور بغض کے شعلے بھڑکنے لگے اور ہر طرف سے مصیبتوں کا سیلاب اُمنڈ آیا۔ بعثتِ نبوی کے دسویں سال آپ کے چچا ابو طالب کا اِنتقال ہو گیا، ابھی اِس صدمے کا زَخم بھرا بھی نہیں تھا کہ مشکل وقت میں آپ کو حوصلہ دینے والی رَفیقۂ حیات اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی اِنتقال فرما گئیں۔ کفارِ مکہ کو اب اُن کی

1 ...... مسند ابی یعلٰی، 3/95، حدیث: 2951 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

اِنسانیت سوز کارستانیوں سے روکنے اور ان کی سفاکانہ رِوِش پر ملامت کرنے والا کوئی بھی نہ رہا جس کے باعث ان کی اِیذا رَسانیاں مزید بڑھ گئیں۔ رَحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے تمام رکاوٹوں اور آزمائشوں کے باوجود دِینِ اسلام کی دعوت کو جاری رکھا اور لوگوں کو کفر و شرک سے روکتے رہے۔ اُس نازک دور میں جو کوئی بھی آپ کی دعوتِ حق کو قبول کرکے اسلام قبول کرتا کُفّار کے جَور و سِتَم کا نِشانہ بن جاتا۔ بہرحال رَفتہ رَفتہ وقت گزرتا گیا اور بعثتِ نبوی کا دَسواں سال بھی اپنے اِختتام کو پہنچا۔

واقعۂ مِعراج کا وقوع

اے عاشقانِ رسول! جب بعثتِ نبوی کا گیارہواں سال شروع ہوا تو اس میں بھی کفار کی طرف سے طعن و تشنیع اور جَور و سِتَم کا بازار گرم رہا اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تمام ترَرُکاوٹوں، پریشانیوں اور مصیبتوں کے باوُجود دِینِ حق کی سربلندی کے لئے مصروفِ عمل رہے۔ بعثتِ نبوی کا گیارہواں سال بھی آہستہ آہستہ گزرنے لگا یہاں تک کہ رَجَبُ المرجب کا مبارک مہینا آگیا اور جب اس کی ستائیسویں شَب آئی تو اس مبارک رات میں اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو وہ شَرَف عطا فرمایا کہ جو نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا۔ یہ وہ حیرت انگیز واقعہ تھا کہ سننے والے دَنگ رہ جاتے ہیں، عقل کو دولتِ کُل سمجھنے والوں کے کفر و اِنکار میں مزید اِضافہ ہوتا ہے جبکہ کامِلُ الْاِیمان خوش نصیبوں کا اِیمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اِس حیرت انگیز واقعے کو مِعْراج کہا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ پاک اس کا ذِکر کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

ترجَمۂ کنز الایمان: پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) سے

(پ15،بنی اسرائیل:1) مسجدِ اَقصا (بَیْتُ الْمَقْدَس) تک۔

مِعْراج حالتِ بیداری میں واقع ہوئی

اِس آیتِ کریمہ کے تَحت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مِعْراج شریف نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک اعلیٰ معجزہ اور اللہ پاک کی عظیم نعمت ہے،اِس مبارک سفر سے حضورِ اکرم،نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا (بارگاہِ الٰہی میں) وہ قُرب ظاہر ہوتا ہے جو اللہ پاک کی مخلوق میں آپ کے سِوا کسی کو حاصل نہیں ہوا۔(مزید فرماتے ہیں:) حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جَلِیْلُ الْقَدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ماننا یہی ہے کہ (نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو) مِعْراج شریف جاگتی حالت میں جسم و رُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔[1]

یاد رہے! اگرچہ اِس آیتِ مبارکہ میں مسجدِ حرام (یعنی خانۂ کعبہ) سے لے کر مسجدِ اَقصیٰ (یعنی بَیْتُ الْمقدس) تک کے سفر کا ذِکر فرمایا گیا ہے مگر ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سفرِ مِعْراج، مسجدِ حرام سے شروع ہو کر مسجدِ اقصیٰ پر ختم نہیں ہوا تھا بلکہ آپ نے مِعْراج شریف کی رات ساتوں آسمانوں کی سَیر فرمائی بلکہ اس سے بھی بہت آگے جہاں تک اللہ پاک نے چاہا تشریف لے گئے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: جیسے حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کو دولتِ کلام عطا ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ویسے ہی شَبِ اِسْرَا (یعنی معراج کی رات) ملی اور اللہ پاک سے ہم کلام ہونے کے علاوہ اللہ پاک کے قُرب کی زیادتی اور سَر کی آنکھوں سے دِیدارِ الٰہی بھی نصیب ہوا۔ بھلا کہاں کوہِ طور جس پر حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام

---

1 ...... تفسیر خزائن العرفان،پ15،بنی اسرائیل،تحت الآیۃ:1،ص525۔

www.dawateislami.net

سے مُناجات ہوئیں اور کہاں عَرش سے بھی اوپر کا مقام جہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کلام ہوا۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے جسمِ پاک کے ساتھ بیداری میں مِعْراج کی رات آسمانوں تک تشریف لے گئے، پھر آگے سِدرۃُ المنتہیٰ تک، پھر اس سے آگے مَقامِ مُستویٰ تک، پھر اس سے بھی آگے عَرش ورَفْرَف اور دِیدارِ الٰہی تک۔ (1)

واقعۂ مِعراج کا بیان

اے عاشقانِ رسول! واقعۂ مِعراج کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ بعثتِ نبوی کے گیارھویں سال ہجرت سے دو سال پہلے، 27 رَجَبُ المرجَّب، پیر شریف کی سُہانی اور نُورانی رات تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نمازِ عشا ادا فرمانے کے بعد اپنی چچازاد بہن حضرتِ اُمِّ ہانی رضی اللہُ عنہا کے گھر آرام فرمارہے تھے کہ دولت خانۂ اقدس کی مُبارَک چھت کھلی، حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام نیچے حاضر ہوئے اور آپ کو حضرتِ اُمِّ ہانی رضی اللہُ عنہا کے گھر سے مسجدِ حرام میں لاکر حطیمِ کعبہ میں لِٹادیا۔

شَقِّ صَدر

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہیں (حطیمِ کعبہ میں) کروٹ کے بَل لیٹے ہوئے تھے اور آپ پر اُونگھ کا اثر باقی تھا کہ حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام پھر حاضر ہوئے، اس بار انہوں نے آپ کے سینۂ پاک کو ہنسلی کی ہڈی سے لے کر پیٹ کے نیچے تک چاک کیا اور قلبِ اَطہر کو باہَر نکال لیا۔ پھر اِیمان وحکمت سے بھرا سونے کا ایک طشت (یعنی تھال) لایا گیا، حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قلبِ اَطہر کو آبِ زَم زَم سے غسل دیا اور پھر اِیمان وحکمت سے بھر کر واپس اُس کی جگہ رکھ دیا۔

1 ...... فتاویٰ رضویہ، 30/646۔

www.dawateislami.net

مِعراج کے دولہا کی سواری

مِعراج شریف کے عظیمُ الشان سفر کے لیے ایک اِنتہائی عظیمُ الشان جنّتی سواری کا اِنتخاب کیا گیا۔ چنانچہ حضرتِ اَنس بن مالِک رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ مکی مدنی آقا، شَبِ اَسْرٰی کے دُولہا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے پاس بُراق (جس کا نام جارُود تھا) لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا اِنتہائی سفید رنگ کا لمبے قد والا چوپایہ تھا، اُس کا قدم نظر کی اِنتہا پر پڑتا تھا۔ (1)

اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جنّتی حُلّہ پہنا کر حضور کو دولہا بنایا گیا اور پھر یہاں سے بارات کے جلوس (کی صورت) میں شَبِ اَسرٰی کے دولہا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو لے کر فرشتے چلے، جبرائیل امین علیہ السّلام نے تاجدارِ اَنبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سوار کیا اور رکاب تھامی جبکہ لگام حضرتِ میکائیل علیہ السّلام نے پکڑی اور اس شان سے دولہا کی سواری چلی۔ (2)

جِبرِیلِ امین بُراق لئے جنّت سے زمیں پر آ پہنچے
بارات فِرِشتوں کی آئی مِعراج کو دولہا جاتے ہیں
ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رَحمت کا سجا سہرا سر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر مِعْراج کو دولہا جاتے ہیں

سبحانَ اللہ! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظیمُ الشّان سواری کتنی پیاری تھی اور اُس کی رَفتار کتنی تیز تھی کہ خود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُس کی عُمدہ رَفتار

(1) ...... مسلم، ص87، حدیث:411۔
(2) ...... مراٰۃ المناجیح، 8/136، 137 ملتقطاً۔

کا یہ عالَم بیان فرمایا کہ جہاں اُس کی نظر پہنچتی تھی وہاں وہ بُراق اپنا قدم رکھتا تھا گویا اس طرح دِنوں کا سفر لمحوں میں طے کرتے ہوئے آپ اس مقدس شہر میں تشریف لے گئے جہاں مسجدِ اقصیٰ واقع ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس شہر کے بابِ یمانی سے داخِل ہوئے پھر مسجد کی جانِب چلے اور آپ نے بُراق کو دَروازۂ مسجد میں موجود اس کَڑے کے ساتھ باندھا کہ جس کے ساتھ پہلے کے اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام باندھا کرتے تھے۔ بعد میں حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام بُراق کو مسجد کے اِحاطے میں لے آئے اور اپنی انگلی کے ذَریعے ایک پتھر میں سوراخ کر کے اُس کے ساتھ باندھ دیا۔

امامُ الانبیا تم ہو

اے عاشقانِ رسول! مسجدِ اقصیٰ میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تمام اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی امامت فرمائی اور انہیں اپنا مقتدی بننے کا شرف عطا فرمایا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں اُس (بُراق) پر سواری کرتا ہوا بَیْتُ المقدس تک پہنچا اور جس جگہ اَنبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے وہاں میں نے اُس کو باندھ دیا پھر میں مسجد (اقصیٰ) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رَکعت نماز ادا کی۔[1] حضرتِ عَلّامہ مولانا مَخْدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے اِمام تھے۔[2] (کیونکہ) پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ عالی کے اِظْہار کے لئے بیتُ المقدس میں تمام اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کو جمع کیا گیا تھا۔[3] جب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

1 ...... مسلم، ص87، حدیث:411۔

2 ...... سیرۃ سید الانبیاء، ص128 مظہر علمی شاھدرہ لاہور۔

3 ...... نسائی، ص81، حدیث:448 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

یہاں تشریف لائے تو اُن سب حضرات نے آپ کو دیکھ کر خوش آمدید کہا اور نماز کے وقت سب نے آپ کو اِمامت کے لئے آگے کیا، پھر حضرتِ جِبرُ ائیل علیہ السّلام نے آپ کا مبارک ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور آپ نے تمام اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی اِمامَت فرمائی۔ (1)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ اِس واقعہ کو یوں منظوم فرماتے ہیں:

اقصیٰ میں سُواری جب پہنچی جِبرُیل نے بڑھ کے کہی تکبیر
نبیوں کی امامت اب بڑھ کر سُلطانِ جہاں فرماتے ہیں
وہ کیسا حسیں منظر ہو گا جب دولہا بنا سرور ہو گا
عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

کائنات کی سب سے منفرد نماز

سبحانَ اللہ! کیا خوب نماز تھی، یقیناً کائنات میں ایسی نماز پہلے کبھی نہ ہوئی ہو گی اور فلک نے ایسا نظارہ کبھی نہ دیکھا ہو گا۔ بہر حال معراج کی رات، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَوّل و آخر ہونے کا راز بھی کُھل گیا، اِس راز سے بھی پَردہ اُٹھ گیا اور اَوّل و آخر ہونے کا معنٰی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئے، کیونکہ اس مبارک رات میں نبی مکرَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو کہ سب سے آخر میں تشریف لائے پہلے کے اَنْبیا اور رَسولوں کی اِمامَت فرمارہے تھے۔ اِسی راز کو بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

1 ...... سیرتِ حلبیہ، 1 / 525 بتغیر قلیل دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

نمازِ اَقْصٰی میں تھا یہی سِرّ عیاں ہوں معنیٔ اوّل آخر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

اَنبیائے کرام کے خطبات

اے عاشقانِ رسول! سفرِ مِعراج میں اَنبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے سامنے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی اور اپنی اُمَّت کی زبردست شان و کمالات کو نہ صرف خود بیان فرمایا بلکہ حضرتِ اِبراہیم خلیلُ اللہ علٰی نبیناو علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بھی ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مَرتبے کی بلندی کو بیان فرمایا۔ چنانچہ بَیْتُ المقدس میں پڑھی جانے والی نماز کے بعد جلیلُ القدر اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام نے خُطبے بھی فرمائے جن میں اللہ پاک کی حمد اور اپنے اوپر اللہ کریم کی رَحمتوں اور نعمتوں کا تذکرہ فرمایا۔ سب سے پہلے حضرتِ اِبراہیم علیہ السّلام نے خطبہ پڑھا، پھر حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام نے خطبہ پڑھا، ان کے بعد حضرتِ داوٗد علیہ السّلام نے خطبہ پڑھا، پھر حضرتِ سلیمان علیہ السّلام نے خطبہ پڑھا، ان کے بعد حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام نے خطبہ پڑھا، جب یہ تمام اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام اللہ پاک کی حمد و ثنا اور اپنے اُوپر اس کی رَحمتیں اور عطائیں بیان کر چکے تو تمام نبیوں کے سردار، جنابِ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خطبہ دیا۔ خطبے سے پہلے آپ نے اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام سے فرمایا کہ تم سب نے اپنے ربّ کی ثنا بیان کی ہے اور اب میں اپنے ربّ کریم کی تعریف وثنا بیان کرتا ہوں، پھر آپ نے اللہ پاک کی حمد اور اپنی شان بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رَحمت اور تمام اِنسانوں کے لئے خوش خبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا، مجھ پر حق وباطِل میں فرق کرنے والی

کِتاب (یعنی قرآنِ پاک) کو نازِل فرمایا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے، میری اُمَّت کو لوگوں میں ظاہِر ہونے والی سب اُمَّتوں میں بہترین اور افضل اُمَّت بنایا اور انہیں اوّل بھی بنایا اور آخر بھی (میری اُمَّت کے بعد کوئی اُمَّت نہ ہو گی یہی آخری اُمَّت ہے اور جنَّت میں داخلے کے اِعتبار سے ساری اُمَّتوں میں سے میری ہی اُمَّت اَوّل ہو گی)، میرے لئے میرا سینہ کُشادہ فرما دیا، مجھ سے بوجھ کو دُور فرمایا، میرے ذِکر کو بلند فرمایا اور مجھے فاتِح اور خاتِم (یعنی آخری نبی) بنایا۔

اِبراہیم علیہ السّلام کا فیصلہ

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے یہ عظیمُ الشان فضائل سُن کر حضرتِ اِبراہیم علیہ السّلام نے اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام سے فرمایا: بِهٰذَا فَضَّلَكُمْ مُحَمَّدٌ یعنی انہی عظمتوں کی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو آپ سب پر فضیلت وبرتری حاصل ہے۔[1]

ہر ایک نبی بلکہ سب اَفلاک کے قُدسی
پڑھتے تھے شہنشاہ کا خطبہ شَبِ معراج

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شان کِس قدر عالی اور بلند ہے کہ حضرتِ اِبراہیم خلیل اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام نے آپ کی شان سب اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے سامنے بیان فرمائی اور تمام اَنبیائے کرام کی موجودگی میں آپ کی فضیلت کا اِعْلان فرمایا، پھر ہم کیوں نہ کہیں:

سب سے اولٰی و اعلٰی ہمارا نبی　　سب سے بالا و اعلٰی ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں اَنبیا تاجدار　　تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

1 ...... دلائل النبوۃ للبیہقی، 2/ 401دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

آسمانوں کی طرف عروج

بیت المقدس کے مُعاملات سے فارِغ ہونے کے بعد ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا اور ہر بلندی کو پَست فرماتے ہوئے تیزی سے آسمان کی طرف بڑھتے چلے گئے، آن کی آن میں پہلا آسمان آگیا، آپ کو خوش آمدید کہا گیا اور یہاں آپ کی ملاقات اَبُو البشر حضرتِ آدم علیہ السّلام سے ہوئی۔ پھر دوسرے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا تو آن کی آن میں دوسرا آسمان بھی آگیا، آپ کو خوش آمدید کہا گیا اور یہاں آپ کی ملاقات حضرتِ یحیٰ اور حضرتِ عیسیٰ علیہما السّلام سے ہوئی۔ پھر تیسرے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا تو آن کی آن میں تیسرا آسمان بھی آگیا، آپ کو خوش آمدید کہا گیا اور یہاں آپ کی ملاقات حضرتِ یوسف علیہ السّلام سے ہوئی۔ پھر چوتھے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا تو آن کی آن میں چوتھا آسمان بھی آگیا، آپ کو خوش آمدید کہا گیا اور یہاں آپ کی ملاقات حضرتِ اِدریس علیہ السّلام سے ہوئی۔ پھر پانچویں آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا تو آن کی آن میں پانچواں آسمان بھی آگیا، آپ کو خوش آمدید کہا گیا اور یہاں آپ کی ملاقات حضرتِ ہارون علیہ السّلام سے ہوئی۔ پھر چھٹے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا تو آن کی آن میں چھٹا آسمان بھی آگیا، آپ کو خوش آمدید کہا گیا اور یہاں آپ کی ملاقات حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام سے ہوئی۔ پھر ساتویں آسمان پر پہنچے تو آپ کو خوش آمدید کہا گیا اور وہاں آپ کی ملاقات حضرتِ اِبراہیم علیہ السّلام سے ہوئی۔ پھر ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بیت المعمور پہنچے وہاں فرشتوں کی امامت کروائی، پھر سدرۃُ المنتہٰی پہنچے اور پھر جب اس مقام سے آگے بڑھے تو حضرتِ جبرائیل امین علیہ السّلام ٹھہر گئے اور عرض کرنے لگے: اگر میں اس

www.dawateislami.net

جگہ سے آگے بڑھا تو جَل جاؤں گا۔ پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سِدرۃُ المنتہیٰ سے آگے عرش تک رَفرف پر تشریف لے گئے اور پھر اللہ پاک کے قُربِ خاص میں پہنچے اور سر کی آنکھوں سے اللہ پاک کے دِیدار سے فیضیاب ہوئے۔

جبریل ٹھہر کر سِدرَہ پر بولے جو بڑھے ہم ایک قدم
جَل جائیں گے سارے بال وپَر اب ہم تو یہیں رہ جاتے ہیں
اللہ کی رَحمت سے سَروَر جا پہنچے دَنا کی مَنزِل پر
اللہ کا جلوہ بھی دیکھا دِیدار کی لذّت پاتے ہیں

شَبِ معراج کے تین خاص اِنعامات

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بارگاہِ الٰہی سے بے شمار عطیات کے علاوہ تین خاص اِنعامات عطا ہوئے جن کی عظمتوں کو اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سِوا اور کون جان سکتا ہے: (1) سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں (2) یہ خوش خبری کہ آپ کی اُمَّت کا ہر وہ شخص جس نے شرک نہ کیا ہو بخش دیا جائے گا (3) اُمَّت پر پچاس وقت کی نماز۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان اِنعامات کو لے کر واپس آئے تو حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا کہ آپ کی اُمَّت سے ان پچاس نمازوں کا بار نہ اُٹھ سکے گا لہٰذا واپس جائیے اور اللہ پاک سے کمی کی دَرخواست کیجئے۔ چنانچہ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کے مشورے سے چند بار آپ بارگاہِ الٰہی میں آتے جاتے اور عرض کرتے رہے یہاں تک کہ صرف پانچ وقت کی نمازیں رہ گئیں اور اللہ پاک نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فرمایا کہ میرا قول بدل نہیں سکتا۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کی اُمَّت کے لیے یہ پانچ نمازیں بھی پچاس ہوں گی۔

www.dawateislami.net

نمازیں تو پانچ ہوں گی مگر میں آپ کی اُمَّت کو اِن پانچ نمازوں پر پچاس نمازوں کا اَجر و ثواب عطا کروں گا۔ پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عالَمِ ملکوت کی سیر فرما کر اور آیاتِ اِلٰہیہ کا مُعاینہ و مُشاہدہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے اور بَیْتُ المقدس میں داخل ہوئے اور براق پر سوار ہو کر مکۂ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے۔

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کہ شبِ معراج اللہ پاک نے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنی زیارت اور دِیگر بہت سے اِنعامات سے مشرف فرمایا، اِن اِنعامات میں سے ایک بڑا اِنعام "نماز" ہے۔ اللہ پاک ہمیں پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے اِس لنک پر کلک کیجئے

https://www.dawateislami.net/medialibrary/157797

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِعراج شریف کی حکمتیں

دُرُود شریف کی فضیلت

صحابیِ رسول حضرتِ اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بروزِ قِیامَت ہر جگہ میرے سب سے زِیادہ قریب وہ شخص ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر سب سے زِیادہ دُرُود پڑھا ہو گا، جس نے مجھ پر روزِ جمعہ اور شَبِ جمعہ 100 بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اس دُرُودِ پاک پر ایک فِرِشتے کو مُقرّر فرمادے گا وہ اس کو میری قَبْر میں ایسے لائے گا جیسے تمہارے پاس تحفے لائے جاتے ہیں وہ اس دُرُودِ پاک پڑھنے والے کا نام اور اس کا نَسَب اس کے قبیلے تک بیان کرے گا تو میں اسے اپنے پاس ایک سفید صحیفہ میں دَرج کرلوں گا۔[1]

وِرد جس نے کیا دُرُود شریف — اور دِل سے پڑھا دُرُود شریف

حاجتیں سب رَوا ہوئیں اس کی — ہے عجب کیمیا دُرُود شریف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب — صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اَنبیائے کِرام کی اپنے مَرتبے کے اِعتبار سے معراج

اے عاشقانِ رسول! آج ہمارے سلسلے کا موضوع ہے ”معراج شریف کی حکمتیں“ اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آغازِ نبوت

1 ...... شعب الایمان للبیہقی، 3/111، حدیث: 3035۔

سے کسی وقتِ خاص میں مِعراج کا بلند و بالا منصب اللہ پاک کے قُربِ خاص کی صورت میں ہر نبی و رسول کو اپنے اپنے مقام و مَرتبے کے اِعتبار سے ضرور ملتا ہے۔ وہ وقت کچھ ایسی شان رکھتا ہے کہ اَنبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی آنکھوں کے سامنے سے تمام مادی حجاب اور پَردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں۔ اَسباب کے تمام قوانین ان کے حق میں منسوخ قرار دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ قیدِ زمانی اور قیدِ مکانی کی زَنجیریں بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔ آسمان وزمین کے تمام خفیہ وپوشیدہ مناظر بے حجاب ان کے سامنے آتے ہیں اور وہ مقدس و معظم حضرات حُلۂ نور زیبِ تن کر کے اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔ اپنے اپنے مدارج و مَراتب کے مُطابق قربِ بارگاہِ خداوندی حاصل کر کے فیضِ رَبّانی سے معمور اور نورِ عرفانی سے منور ہو کر مَسرور ہوتے ہیں۔ (1)

اِسی طرح اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھی اللہ پاک نے معراج کی رات ایسے قُربِ خاص سے نوازا کہ ایسا قُرب نہ تو پہلے کسی کو ملا اور نہ بعد میں ملا۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو مِلا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا، تیرے شہر و کلام و بَقا کی قسم
ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں، ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا، ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

مِعراج کی حکمتیں

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک حکیم ہے، وَفِعْلُ الْحَكِيمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ اور حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔" لہٰذا معراج شریف کا واقع ہونا بھی حکمتوں اور

1 ...... تفسیرِ حسنات، 3/731، 732 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

www.dawateislami.net

مصلحتوں سے خالی نہیں ہے۔ آیئے! معراج شریف کی چند حکمتیں ملاحظہ کیجئے:

(1) سارے مَراتب طے کروائے

حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وہ تمام معجزات اور دَرَجات جو اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام کو علیٰحدہ علیٰحدہ عطا فرمائے گئے وہ تمام بلکہ اُن سے بڑھ کر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا ہوئے۔ حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کو یہ دَرجہ ملا کہ وہ کوہِ طور پر جا کر رَبِّ کریم سے کلام کرتے تھے۔ حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام چوتھے آسمان پر بُلائے گئے اور حضرتِ اِدریس علیہ السّلام جنَّت میں بُلائے گئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مِعراج دی گئی۔ جس میں اللہ پاک سے کلام بھی ہوا، آسمان کی سیر بھی ہوئی، جنت و دوزخ کا بھی مُعائنہ ہوا، غرضیکہ وہ سارے مَراتب ایک مِعراج میں طے کروا دیئے گئے۔ اور پھر کوہِ طور اور عرشِ رسول میں بڑا فرق ہے کہ حضرتِ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام خود جاتے ہیں اور پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بُلائے جاتے ہیں۔(1)

طور اور معراج کے قصے سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے اُن کا بُلانا اور ہے

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے نعتیہ کلام حدائقِ بخشش میں فرماتے ہیں:

تبارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

1 ...... شانِ حبیب الرحمٰن، ص106 نعیمی کتب خانہ گجرات۔

www.dawateislami.net

(2) ایمان بالغیب کا مُشاہدہ

اے عاشقانِ رَسول! مِعراج شریف کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ تمام پیغمبروں نے اللہ پاک کی اور جنّت و دوزخ کی گواہیاں دیں اور اپنی اپنی اُمّتوں سے پڑھوایا: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللہ مگر ان حضرات میں سے کسی کی گواہی دیکھی ہوئی نہ تھی بلکہ سنی ہوئی تھی اور گواہی کی اِنتہا دیکھنے پر ہوتی ہے۔ ضرورت تھی کہ اِس جماعتِ پاک اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام میں سے کوئی ایسی ہستی ہو جو ان تمام چیزوں کو دیکھ کر گواہی دے، اس کی گواہی پر شہادت کی تکمیل ہو جائے۔ یہ شہادت کی تکمیل حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات پر ہوئی (کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے معراج کی رات سب کچھ دیکھا)۔ گواہی سب پیغمبروں نے دی تھی مگر وہ اَسناد تھی اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گواہی اس اَسناد کی اِنتہا۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خاتمُ النبیین ہیں کہ سَمعی یعنی سنی ہوئی شہادتوں کی اِنتہا عینی یعنی دیکھی ہوئی شہادت پر ہوتی ہے۔ اگر آپ کی تشریف آوری پہلے ہی سے ہو جاتی تو دِیگر اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام نبوت سے سرفراز نہ کئے جاتے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں کہ عینی یعنی دیکھی ہوئی گواہی کے بعد سُنی ہوئی گواہی کیسی! [1]

ہے عبد کہاں معبود کہاں معراج کی شب ہے راز نِہاں
دو نُور حجابِ نُور میں تھے خُود رَبّ نے کہا سُبحان اللہ
ہیں عرشِ بریں پر جلوہ فگن محبوبِ خُدا سُبحان اللہ
اک بار ہوا دیدار جسے سَو بار کہا سُبحان اللہ

1 ......شانِ حبیب الرحمٰن، ص106، 107۔

www.dawateislami.net

(3) آؤ! جنَّت بھی دیکھ جاؤ

مِعراج شریف کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے جنَّت کے بدلے میں مسلمانوں کی جان و مال خرید لئے ہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کی جان و مال کا خریدار ہے، مسلمان فروخت کرنے والے اور یہ سودا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَعرفت سے (یعنی آپ کے ذَریعے) ہوا۔ اور جس کی معرفت سے سودا ہو وہ مال کو بھی دیکھے اور قیمت کو بھی۔ فرمایا گیا: اے محبوب! تم نے مسلمانوں کی جان و مال کو تو دیکھا، آؤ! جنَّت کو بھی دیکھ جاؤ، اور غلاموں کی عمارتیں اور باغوں وغیرہ کو بھی ملاحظہ کرلو۔[1]

(4) مالکِ کونین نے اپنی سلطنت دیکھی

اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تمام خزانوں کا مالک بنایا ہے، اللہ پاک پارہ 30، سورۂ کوثر کی آیت نمبر 1 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ۱﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: ”اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔“ حضور مالکِ کونین، شَبِ اَسریٰ کے دولہا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: میں سو رہا تھا کہ زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔[2] رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں (اللہ پاک کے خزانوں کا) خازِن (یعنی جمع کرنے والا) ہوں۔[3] حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی عطا سے اس کی تمام سلطنت کے مالِک ہیں، اسی لئے جنَّت کے پتّے پتّے پر، حُوروں کی آنکھوں میں غرضیکہ ہر جگہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه لکھا ہوا ہے: یعنی یہ چیزیں اللہ (کریم) کی بنائی ہوئی ہیں

1 ...... شانِ حبیب الرحمٰن، ص107۔
2 ...... بخاری، 2/303، حدیث: 2977۔
3 ...... مسلم، ص400، حدیث: 2389۔

اور محمدٌ رَّسولُ اللہ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو دی ہوئی ہیں۔(تو معراج کروانے میں) اللہ پاک کی مَرضی یہ تھی کہ (دو جہانوں کے خزانوں کے) مالِک کو اس کی ملکیت دِکھا دی جائے۔[1] اس لئے معراج کی رات یہ سیر کروائی گئی۔

(5) سِلسلۂ شفاعت میں آسانی

اے عاشقانِ رسول! بروزِ قِیامت نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شفاعت فرمانی ہے، بلکہ شفاعت کا دَروازہ آپ سے کھلنا ہے، اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کائنات کے عجائبات، جنَّت کے دَرجات اور جہنّم کا مُشاہدہ کرا دیا، اس کے علاوہ اور بھی بڑی بڑی نشانیاں دِکھائیں تاکہ قِیامت کے ہولناک دِن کی ہیبت آپ پر طاری نہ ہوسکے، پورے عزم واِستقلال کے ساتھ شفاعت کر سکیں۔[2]

برادرِاعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے نعتیہ دِیوان میں اسے یوں منظوم فرمایا ہے:

کہیں گے اور نبی اِذۡھَبُوا اِلٰی غَیرِی
مِرے حضور کے لب پر اَنَا لَھَا ہو گا

دُعائے اُمّتِ بدکار وردِ لب ہو گی
خدا کے سامنے سجدہ میں سر جُھکا ہو گا

غلام ان کی عنایت سے چین میں ہونگے
عَدُو حضور کا آفت میں مبتلا ہو گا

میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنت میں بسترا ہو گا

(6) وحی کی تمام اَقسام کا شرف

وحی کی ایک قسم یہ ہے کہ اللہ پاک بِلاواسطہ کلام فرمائے اور یہ وحی کی سب سے اعلیٰ

---

1 ...... شانِ حبیب الرحمٰن، ص107 بتغیر قلیل۔

2 ...... معارج النبوۃ، 3/80 مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

www.dawateislami.net

قسم ہے۔ معراج کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام اَقسامِ وحی سے شرف پائیں، کُتبِ تفاسیر میں لکھا ہے: ”اٰمَنَ الرَّسُوْلُ “ والی آیات جو کہ سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آخری دو آیات ہیں، حضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے معراج کی رات اللہ پاک سے بِلاواسطہ سُنیں، اسی طرح کچھ سُوْرَۃُ الضُّحٰی اور کچھ سُوْرَۃُ اَلَم نَشْرَح معراج کی رات سُنی۔ (1)

(7) تمام کائنات پر عظمتِ مصطفےٰ کا اِظہار

مِعراج شریف کی ایک حکمت یہ بھی تھی کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان وعظمت تمام کائنات پر ظاہر کی جائے، اسی لیے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجدِ اقصیٰ پہنچے تو تمام اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی امامت فرمائی تاکہ تمام اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام پر آپ کی اَفضلیت کا اِظہار ہو۔ چنانچہ حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں: پھر میں بَیْتُ المقدس میں داخل ہوا، پس میرے لیے سارے اَنبیا (علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام) کو جمع کیا گیا، تو جبرائیل امین علیہ السّلام نے مجھے آگے کیا، یہاں تک کہ میں نے سب کی اِمامت کروائی۔ (2)

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس واقعہ کو یوں منظوم فرماتے ہیں:

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِرّ عیاں ہوں معنیٔ اَوَّل آخر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

مِعراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نبیوں کی امامت کے ساتھ ساتھ آسمانوں پر فِرشتوں کی اِمامت بھی فرمائی تاکہ فِرشتوں پر بھی آپ کی

---

1 ...... تفسیر روح البیان، پ25، شوریٰ، تحت الآیۃ: 51، 8 / 345 دار احیاء التراث العربی بیروت۔

2 ...... نسائی، ص81، حدیث: 448۔

افضلیت ظاہر ہو۔[1] اَلغرض جدھر جدھر سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا گُزر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی افضلیت کو ان پر ظاہر فرمایا گیا۔

(8) دِلجوئی اور تسکینِ خاطر

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مِعراج کروائی، اِس میں ایک حکمت نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دِلجوئی اور تسکینِ خاطر بھی تھی، کیونکہ جس روز صَفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے قُریشِ مکّہ کو دعوتِ توحید دی تھی اسی روز سے کُفار کے بُغض و عَداوت کے شُعلے بھڑکنے لگے، ہر طرف سے مَصائب و آلام کا سیلاب اُمنڈ آیا۔ رَنج و غم کا اندھیرا دِن بدن گہرا ہوتا چلا گیا۔ اِعلانِ نُبوّت کے دسویں سال نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچا نے وفات پائی، اس صَدمہ کا زَخم ابھی بھرا بھی نہ تھا کہ آپ کی مُونِس و غم خوار حضرتِ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی وِصال فرما گئیں۔ کُفّارِ مکہ کو اب ان زِیادتیوں سے روکنے اور ان کے ظُلم و سِتَم پر مَلامت کرنے والا بھی کوئی نہ رہا، جس کے باعِث ان کی اِیذا رَسانیاں (یعنی ان کی طرف سے تکلیفیں) ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ گئیں۔ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم طائِف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کے لوگ اس دعوتِ حق کو قَبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں، لیکن وہاں آپ کے ساتھ جو ظالمانہ برتاؤ کیا گیا اس کا اَندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ایسے حالات میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عالَمِ بالا کی سیر کے لیے بُلایا گیا تاکہ یہ حالات آپ کو مزید غمگین نہ کر سکیں۔

زہے عزّت و اِعتلائے محمد   کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد

1 ...... معارج النبوۃ، 3/85 مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

www.dawateislami.net

مکاں عرش اُن کا فلک فرش اُن کا   مَلَک خادمانِ سَرائے محمد
خدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم   خدا چاہتا ہے رضائے محمد

(9) اَذان کی تعلیم

اے عاشقانِ رسول! مِعراج شریف کی ایک حکمت اذان سکھانا بھی بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ علامہ ابنِ حَجَر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علی المرتضٰی رضی اللہُ عنہ سے ایک حدیث مَروی ہے کہ اللہ پاک نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جب اذان سکھانے کا اِرادہ فرمایا تو جبرائیل علیہ السّلام ایک سواری لے کر آئے، جس کو بُراق کہا جاتا تھا، آپ اس پر سُوار ہوئے۔ (1)

(10) غور و فکر کرنے والوں کے لیے نئی راہیں کھلیں

مِعراج شریف کی ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ سائنسدانوں اور کائنات میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نئی راہیں کھلیں۔ واقعۂ مِعراج سے معلوم ہوا کہ آسمان، چاند، ستارے اِنسان کی دَسترس میں ہیں اور وہ ان تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

(11) آسمان کو شرف بخشا گیا

مِعراج شریف کی ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ زمین و آسمان کا مُکالَمہ ہوا تو زمین نے آسمان پر فخر کرتے ہوئے کہا: میں تجھ سے افضل ہوں، اس لیے کہ اللہ پاک نے شہروں، دَریاؤں، نہروں، دَرختوں، پہاڑوں اور دِیگر کئی چیزوں سے مجھے زِینت عطا کی ہے۔ آسمان نے جواب دیا: میں تجھ سے بہتر ہوں، اِس لیے کہ سُورج، چاند، ستارے، آسمان، بُرُوج، عرش و کُرسی اور جنّت مجھ میں ہے۔

1 ...... فتح الباری، 3/68 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

زمین نے کہا: مجھ میں کعبہ ہے، جس کی زِیارت اور طواف اَنبیا و مُرسلین، اَولیا اور عام مومنین کرتے ہیں۔

آسمان نے جواب دیا: مجھ پر بَیْتُ الْمَعْمُور ہے، اس کا طواف فرشتے کرتے ہیں اور مجھ میں جنّت ہے جو تمام اَنبیا و مُرسلین علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام، تمام اَولیا و صالحین رحمۃُ اللہِ علیہم کی مقدس رُوحوں کا ٹھکانا ہے۔

زمین نے آسمان کو کہا: سَیِّدُ المرسلین، خاتَمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ پر اِقامت فرمائی اور آپ نے شریعت مجھ پر جاری فرمائی ہے۔

جب آسمان نے یہ سُنا تو جواب دینے سے عاجز آگیا اور چُپ ہو گیا۔ پھر آسمان نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! تُو ہی مُضْطَر و پریشان کی مدد فرماتا ہے جب وہ تجھے پُکارے، اے اللہ! تُو محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو میری طرف بُلا تا کہ میں ان سے شرف حاصل کروں، جس طرح تُونے زمین کو ان کے جمال سے شرف بخشا ہے۔ اللہ پاک نے اس کی دُعا قبول کی اور معراج کی رات آسمان کو یہ شرف عطا فرمایا۔ (1)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالَم　　اس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

خم ہو گئی پُشتِ فلک اس طعنِ زمیں سے　　سُن ہم پہ مدینہ ہے وہ رُتبہ ہے ہمارا

اے عاشقانِ رَسول! واقعۂ معراج میں جہاں بے شمار حکمتوں اور مصلحتوں کا ظہور تھا وہاں سرورِ ذِیشان، محبوبِ رَحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ عظمت نشان بھی دِکھانی تھی کہ آپ اللہ پاک کے ایسے محبوب ہیں کہ آپ جیسا کوئی نہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو جو مقام و مَرتبہ عطا فرمایا ہے وہ کسی کو بھی عطا نہیں فرمایا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت،

---

1 ...... درۃ الناصحین، ص 123 دار احیاء الکتب العربیہ بیروت۔

مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو مِلا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بَقا کی قسم
ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا تِرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے اِس لنک پر کلک کیجئے

https://www.dawateislami.net/medialibrary/157790

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِعراج اور جنّت و جہنم کے مشاہدات

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً یعنی قِیامَت کے دِن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (1)

اِس حدیثِ پاک کے تَحْت حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا جو حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) کے ساتھ رہے اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذَریعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے۔اِس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جنّت کے دُولہا(صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) ملتے ہیں۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج ہمارے سلسلے کا عنوان ہے ”معراج اور جنّت و جہنم کے مُشاہدات۔“ اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے شبِ معراج جنّت کی سیر فرمائی تو جنتیوں کے محلات و مقامات دیکھے اور جہنم کا مُعاینہ کیا تو جہنمیوں کو ہونے والے دَردناک عذابات ملاحظہ فرمائے۔پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

1 ترمذی، 2/27، حدیث: 484۔

2 مراٰۃ المناجیح، 2/100۔

نے ترغیب وترہیب کے طور پر اپنی اُمَّت کو جنتیوں کے اِنعامات اور جہنمیوں کے عذابات کے بارے میں بتایا تاکہ لوگ گناہوں بھرے کاموں کو چھوڑ کر اور نیک اَعمال سے رِشتہ جوڑ کر جنَّت کو پانے اور جہنم سے خود کو بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔

سر کچلے جانے کا عذاب

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم اور اَحادیثِ طیِّبہ نماز کی اَہمیت سے مالا مال ہیں کہ ہر نماز کو اُس کے وقتِ مُقَرَّرہ میں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کے بے شُمار فضائل وبرکات اور بِلاعُذرِ شرعی کوتاہی کرنے کی سخت سزائیں ہیں۔ مِعراج کی رات پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کچھ ایسے لوگ بھی مُلاحظہ فرمائے جو نماز میں سستی کرنے کی وجہ سے عذاب میں گِرِفتار تھے۔ چنانچہ رِوایَت میں ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مِعراج کی رات ایک ایسی قوم (یعنی ایسے لوگوں) کے پاس تشریف لے گئے جن کے سر پتھر سے کچلے جارہے تھے، جب بھی انہیں کچل دیا جاتا تو وہ پہلے کی طرح دُرُست ہو جاتے اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہتا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز پڑھنے سے بوجھل (یعنی بھاری) ہو جاتے (یعنی فرض نماز چھوڑ دیتے) تھے۔[1]

آہ! اگر سر میں مَعْمولی سی چوٹ لگ جائے تو بندہ تڑپ اُٹھے تو مَعاذَ اللہ نمازیں قضا کرنے کی صورت میں اگر اُس کا نازک سَر فرشتوں نے پتھر سے کچلنا شروع کر دیا تو اس کا کیا بنے گا! کاش! کاش! کاش! سارے مسلمان پکے نمازی بن جائیں۔

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

1 ...... مسند بزار، 17/5، حدیث: 9518 مکتبۃ العلوم والحکم۔

www.dawateislami.net

میں پڑھتا رہوں سُنّتیں وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی

خاردار گھاس اور تھوہڑ کھانے کا عذاب

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شَبِ مِعراج ایسے لوگوں کے پاس بھی تشریف لائے جن کے آگے اور پیچھے چیتھڑے لٹک رہے تھے اور وہ چوپایوں کی طرح چرتے ہوئے خاردار گھاس، تھُوہَڑ (ایک خاردار اور زہریلا پودا جس کے پتے سبز اور پھول رنگ برنگے ہوتے ہیں) اور جہنّم کے تپے ہوئے (گرم) پتھر نگل رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے، اللہ پاک نے اِن پر ظلم نہیں کیا اور اللہ پاک بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔[1]

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا عذاب

اے عاشقانِ رسول! زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآنِ کریم واَحادیثِ طیّبہ میں اس کی بہت سخت سزائیں بیان ہوئی ہیں جیسا کہ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایَت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس کو اللہ پاک مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دِن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی (یعنی دو نشان ہوں گے)، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، پھر اس (زکوٰۃ نہ دینے والے) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔[2]

1 ...... مسند بزار، 17/5، حدیث: 9518۔

2 ...... بخاری، 1/474، حدیث: 1403۔

www.dawateislami.net

دولتِ دُنیا کے پیچھے تو نہ جا　　آخرت میں مال کا ہے کام کیا
دِل سے دُنیا کی محبت دُور کر　　دِل نبی کے عشق سے معمور کر

اللہ پاک ہمیں مال و دولت کی محبت سے بچائے اور اپنے مالوں کی پوری پوری زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

پتھر خور آدمی

حضرتِ سمرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مِعراج کی رات میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو نہر میں تیرتے ہوئے پتھر نگل رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ سُود خور ہے۔ (1)

سود خوروں کے پیٹ میں سانپ

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرورِ ذِیشان، محبوبِ رَحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مِعراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان کے اندر سانپ باہر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ سُود خور ہیں۔ (2)

اِس حدیثِ پاک کی وضاحت کرتے ہوئے حکیمُ الاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: چونکہ سُود خوار ہَوَسی ہوتا ہے کہ کھاتا تھوڑا ہے حرص وہَوَس زیادہ کرتا ہے، اِس لئے ان کے پیٹ واقعی کوٹھڑیوں کی طرح ہوں گے، لوگوں کے مال جو ظلماً وُصول کیے تھے وہ سانپ بچھو کی شکل میں نمودار ہوں گے۔ آج اگر

1 ...... شعب الایمان للبیہقی، 4/391، حدیث: 5509۔

2 ...... ابن ماجہ، 3/71، حدیث: 2273 دار المعرفۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے تو حالت بگڑ جاتی ہے، آدمی بے قرار ہو جاتا ہے تو سمجھ لو کہ جب اُس کا پیٹ سانپوں، بچھوؤں سے بَھر جائے تو اس کی تکلیف و بے قراری کا کیا حال ہو گا؟ رَبّ کی پناہ![1]

اے عاشقانِ رسول! ذرا تَصَوُّر کیجئے! اگر اِس نافرمانی کے سبب اللہ پاک ناراض ہو گیا، بروزِ حشر سُود خوروں کو ان دَردناک عذابوں میں مبتلا کر دیا گیا، پیٹ میں سانپ اور بچھو بَھر دیئے گئے تو کیا بنے گا؟ اُس وقت یہ سُودی نفع کچھ کام نہ آئے گا لہٰذا عقل مند کو چاہئے کہ دُنیا کے حقیر اور عارضی نفع کی خاطر خود کو قبر و آخرت کے ہولناک عذاب کا حقدار ہر گز ہر گز نہ ٹھہرائے۔

سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی
اور دوزخ میں سزا ہو گی کڑی

اللہ پاک ہم سب کو سود جیسی بُری آفت سے محفوظ فرمائے۔

آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

غیبت اور عیب جوئی کرنے کا عذاب

مِعْراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ مَوْجُودات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقَرَّر تھے، ان میں سے بعض اَفراد نے اُن لوگوں کے جبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دَرْیافت فرمایا کہ اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔[2]

1 ...... مراٰۃ المناجیح، 4/259۔

2 ...... بغیۃ الباحث، 1/172، حدیث: 27 ریاض۔

www.dawateislami.net

اپنے چہروں اور سینوں کو نوچنے والے لوگ

سرکارِ دو عالَم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: میں شَبِ مِعراج ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) اور اُن کی عزت خراب کرتے تھے۔ (1)

اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اُن پر خارِش کا عذاب مسلط کر دیا گیا تھا اور ناخن تانبے کے دھار دار اور نوکیلے تھے، ان سے سینہ، چہرہ کھجلاتے تھے اور زخمی ہوتے تھے۔ خدا کی پناہ! یہ عذاب سخت عذاب ہے۔ یہ واقعہ بعدِ قیامت ہوگا جو حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آنکھوں سے دیکھا۔ مزید فرماتے ہیں: یعنی یہ لوگ مسلمانوں کی غیبت کرتے تھے، اُن کی آبروریزی (یعنی عزت خراب) کرتے تھے یہ کام عورتیں زیادہ کرتی ہیں انہیں اس سے عبرت لینی چاہئے۔ (2)

اے عاشقانِ رسول! غیبت کرنے کا اَنجام کِس قدر تباہ کُن ہے، بروزِ قیامت غیبت کرنے والوں کو کیسے کیسے دَردناک عذابوں کا سامنا ہوگا، اس کا تَصَوُّر ہی لرزا دینے کے لئے کافی ہے۔ غور کیجئے! اگر غیبت کر کے بغیر توبہ کئے مر گئے اور ان میں سے کوئی دَردناک عذاب مسلط کر دیا گیا تو کیسے برداشت کر سکیں گے۔ اِس لئے غیبتوں، چغلیوں اور دِیگر گناہوں بھری باتوں سے رِشتہ توڑ کر حمد و نعت سے رِشتہ جوڑیئے، ہر لمحہ ہر گھڑی یادِ اِلٰہی میں مگن رہئے اور پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر خوب

1 ...... ابوداؤد، 4/353، حدیث: 4878 دار احیاء التراث العربی بیروت۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، 6/619۔

خوب دُرُود و سلام کے پھول نچھاور کیجئے۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی بُری عادتیں بھی چھڑا یاالٰہی
مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی
تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولیٰ مِری بخش دے ہر خطا یاالٰہی

بَدبُودار گوشت کھانے والے لوگ

بیان کیا گیا ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے کچھ ہنڈیوں میں پکا ہوا عمدہ قسم کا اور کچھ میں کچا، گندا اور خراب قسم کا گوشت رکھا ہوا تھا۔ یہ لوگ پکے ہوئے پاکیزہ گوشت کو چھوڑ کر کچا گوشت کھا رہے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کی اُمَّت کا وہ شخص ہے جس کے پاس حلال عورت (بیوی) تھی مگر یہ اُسے چھوڑ کر خبیث عورت کے پاس جاتا اور رات بھر ٹھہرا رہتا اور یہ عورت وہ ہے جو حلال وطیب مَرد کے نِکاح میں ہونے کے باوجود خبیث مَرد کے پاس جاتی اور رات بھر اُس کے پاس ٹھہری رہتی۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! بدکاری اِنتہائی گھناؤنا اور گھٹیا فعل ہے۔ قرآنِ کریم اور اَحادیثِ مبارکہ میں اِس سے بچنے کی بہت تاکید آئی ہے اور جو اس کا اِرتکاب کرے اس کے لئے سخت سزائیں وارِد ہیں۔ یاد رَکھیے! بدکار آدمی دُنیا میں بھی ذَلیل وخوار ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اِنتہائی ذِلّت کے عذاب میں گرِفتار ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں بدکاری جیسی بُری آفت سے محفوظ فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1 ...... مسند بزار، 17/5، حدیث: 9518۔

www.dawateislami.net

یتیموں کا مال ناحق کھانے والے لوگ

مِعراج کی رات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جن کے ہونٹ اُونٹ کے ہونٹوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، ان پر ایسے اَفراد مُقرَّر تھے جو اُن کے ہونٹ پکڑ کر آگ کے بڑے بڑے پتھر ان کے منہ میں ڈالتے اور وہ اُن کے نیچے سے نکل جاتے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔[1]

یتیموں کا مال ناحق کھانے والوں کے متعلق اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ﴾ (پ4، النسآء: 10) ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری آگ بھرتے ہیں۔

یتیموں کی دولت، سازوسامان، جاگیر وجائیداد اَلغرض کسی بھی قسم کا مال ناحق طور پر لینے میں آخرت کا شدید وَبال ہے۔ قرآنِ کریم اور اَحادیثِ مبارکہ میں اس کی بہت سخت وَعیدیں آئی ہیں۔

یتیموں پر رحم ومہربانی کرنے کی فضیلت

خیال رہے کہ جہاں ناحق طور پر یتیموں کا مال کھانے اور اُن کے ساتھ بُرا سلوک کرنے کی وجہ سے جہنم کے دَردناک عذاب کی وَعیدیں ہیں وہیں اُن کے ساتھ نرمی و اِحسان کا برتاؤ کیا جائے اور شفقت ومہربانی کے ساتھ پیش آیا جائے تو جہنم کے ہولناک عذاب سے نجات کی بشارت بھی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: اُس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث

1 ..... تہذیب الآثار، 2/467، حدیث: 725 مطبعۃ المدنی قاھرہ۔

www.dawateislami.net

فرمایا جس نے کسی یتیم پر رَحم کیا، اُس کے ساتھ نرم گفتگو کی، اُس کی یتیمی و کمزوری پر ترس کھایا اور اللہ پاک کے عطا کئے ہوئے (مال و دولت) کی فضیلت کی وجہ سے اپنے پڑوسی پر تکبُّر نہ کیا تو اللہ پاک بروزِ قیامت اُسے عذاب نہ دے گا۔(1)

اللہ پاک ہمیں یتیموں کے ساتھ خیر و بھلائی کے ساتھ پیش آنے اور اُن کا مال ناحق کھانے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے

جنَّت میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے مُلاحظہ فرمائے جن کی مِٹّی مشک تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام سے دَریافت فرمایا: لِمَنْ هٰذَا یَا جِبْرِیْل یعنی اے جبرائیل! یہ کس کے لئے ہیں؟ عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! یہ آپ کی اُمَّت کے ائمہ اور مُؤذِّنین کے لئے ہیں۔(2)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! رِضائے الٰہی کے لیے اذان دینے اور امامت کرنے کی کیا خوب فضیلت ہے کہ اللہ پاک نے ان کے لئے جنَّت میں موتیوں سے بنے ہوئے خیمے تیار کر رکھے ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی رِضائے الٰہی کے لیے اذان دینے اور امامت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

عَفو و دَرگزر کرنے والوں کیلئے بلند و بالا محلّات

رِوایت میں ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے جنَّت میں

1 ...... معجم اوسط، 6/296، حدیث: 8828 بتغیر قلیل۔

2 ...... المسند للشاشی، 3/321، حدیث: 1428 مکتبۃ العلوم والحکم۔

www.dawateislami.net

چند بلند و بالا محلّات مُلاحظہ فرمائے جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام نے عرض کیا کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عَفْو و دَرگزر کرنے والوں کے لئے ہیں اور اللہ پاک اِحسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔(1)

غصہ پینے والا جس حُور کو چاہے لے لے!

غصّہ غیر اِختیاری شے ہے، یہ نفس کے اُس جوش کو کہتے ہیں جو بدلہ لینے پر اُبھارتا ہے اور اس سے سینے میں اِنتقام کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ ایسے میں جو شخص اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور عَفْو و دَرگزر سے کام لے اَحادیثِ مبارکہ میں اس کے بہت سے فضائل وارِد ہیں، ایک اور فضیلت ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے غصّے کو ضبط کرلیا حالانکہ وہ اسے نافِذ کرنے پر قادِر تھا تو اللہ پاک بروزِ قیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بُلائے گا اور اِختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔(2)

صحیح موقع پر غصّہ آنا ضَروری ہے

یادرکھئے! غصّہ بذاتِ خود بُرا نہیں، ہاں! غصّے میں آکر شریعت کی نافرمانی کرنا مذموم وناجائز ہے۔ صحیح موقعے پر غصّہ آنا بھی ضَروری ہے، حضرتِ امام احمد بن حجر مکی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: غصّے میں تفریط یعنی اِس قدر کم آنا کہ بالکل ہی ختم ہو جائے یا پھر یہ جذبہ ہی کمزور پڑ جائے تو یہ ایک مذموم صفت ہے کیونکہ ایسی صورت میں بندے کی مُرَوَّت اور غیرت ختم ہو جاتی ہے اور جس میں غیرت یا مُرَوَّت نہ ہو وہ کسی قسم کے کمال کا اہل نہیں

1 ...... مسند الفردوس، 2/255، حدیث: 3187۔

2 ...... ابو داؤد، 4/325، حدیث: 4777۔

www.dawateislami.net

ہو تا کیونکہ ایسا شخص عورتوں بلکہ حشرات الاَرض (یعنی زمینی کیڑے مکوڑوں) کے مُشابِہ ہو تا ہے۔ حضرتِ امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جسے غصّہ دِلایا گیا اور وہ غصّے میں نہ آیا تو وہ گدھا ہے اور جسے راضی کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ راضی نہ ہوا تو وہ شیطان ہے۔ (1)

اللہ پاک ہمیں نفس کی خاطر غصہ کرنے سے بچائے اور دِینی غیرت و حمیت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

اے عاشقانِ رسول! آپ نے شَبِ معراج کے مُشاہدات ملاحظہ فرمائے کہ اس مبارک رات میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے، شَبِ اسریٰ کے دولہا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو اِنعام یافتہ اور عذاب میں مبتلا دونوں طرح کے لوگ دِکھائے گئے، اس کے ساتھ ساتھ اِنعام پانے والے خوش نصیبوں کے نیک اَعمال کے بارے میں بھی بتادیا گیا تاکہ ہم بھی وہ نیک اَعمال کرکے خود کو آخرت کے اِنعامات کا مستحق بناسکیں۔ نیز عذاب میں مبتلا اَفراد کے گناہوں سے متعلق بھی خبر دے دی گئی تاکہ ہم خود کو اُن گناہوں سے بچاکر عذابِ آخرت سے نجات پانے والے بن جائیں۔ اللہ پاک ہمیں زیادہ سے زیادہ نیک اَعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عذابِ آخرت سے بچاکر بِلا حساب داخلِ جنت فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے اِس لنک پر کلک کیجئے

https://www.dawateislami.net/medialibrary/157795

1 ......احیاء العلوم، 2/231دار صادر بیروت۔

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اِس کتاب کو پڑھنے کی 18 نیّتیں	5	سازوسامان بیچ کر رَقم فقرا میں تقسیم کر دی	18
المدینۃُ العلمیۃ (Islamic Research Center)	6	خدا کے دوست کی تین خوبیاں	19
		کئی بار مُرشِد کے ساتھ حج کی سعادت	20
مختصر فہرست	8	ہر رات طوافِ کعبہ	20
پہلے اِسے پڑھئے	9	**خواجہ غریب نواز کے اَخلاق وعادات**	
خواجہ غریب نواز کی عبادت وریاضت		دُرُود شریف کی فضیلت	21
دُرُود شریف کی فضیلت	10	90لاکھ اَفراد مشرف بہ اِسلام ہوئے	21
اِنسان کے دُنیا میں آنے کا مقصد	10	نابینا لڑکے کو اپنا نیا سوٹ دے دیا	21
اَولیائے کِرام کی شان	11	پڑوسیوں کی خبر گیری فرماتے	22
اَولیائے کِرام کی پہچان	11	پڑوسی کے حقوق	23
اَولیائے کِرام کے اَوصاف	12	عفوو دَرگزر	23
اَولیائے کِرام کی شَب بیداری	12	عفوو دَرگزر کے فضائل	24
ساری رات عبادتِ الٰہی	14	پردہ پوشی	25
وقت سے پہلے نماز کے لئے تیار	14	حاجت روائی اور پردہ پوشی کی فضیلت	25
30سال سے نماز کا غم	15	دُنیا سے بے رَغبتی	26
نماز رب کی امانت ہے	16	خالق و مخلوق کا محبوب بننے کا طریقہ	27
تلاوتِ قرآن سے شغف	17	غریب نواز کی سخاوت	27
قرآنِ پاک پڑھنے کے فضائل وبرکات	18	غریب اور سفید پوش لوگوں کی مدد کیجیے	28

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
خواجہ غریب نواز اور بزرگانِ دین کا اَدب		ہندوستان کا زمانۂ جاہلیت	38
دُرُود شریف کی فضیلت	29	مبلغ کو بہادر اور دَلیر ہونا چاہیے	39
اَدب کی برکات	30	طاقتور مومن کمزور مومن سے زیادہ اچھا ہے	40
مجذوب بزرگ کے اَدب کی برکت	30	لوگوں کا ڈر کسی کو حق بات کہنے سے ہرگز نہ روکے	40
مَرتے دَم تک منہ سے خوشبو آتی رہی	31		
ہمیشہ کیلئے بدزبانی اور فحش کلامی ختم ہوگئی	31	حُسنِ اَخلاق کے ذَریعے دِین کی خدمت	40
با اَدب بانصیب	32	غیر مسلم بھی خواجہ صاحب کا دِل سے اِحترام کرتے	41
بڑوں کا اَدب واِحترام	33	**خواجہ غریب نواز کی نصیحتیں**	
بڑوں کی تعظیم و توقیر	33	دُرُود شریف کی فضیلت	42
بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اِکرام	33	ظاہر و باطن کی اِصلاح پر مشتمل نصیحتیں	42
بوڑھے آدمی کے آگے چلنے کا وبال	33	(1) نماز اللہ پاک سے ملاقات کا وَسیلہ	42
فرمانِ غوثِ اعظم پر سر جھکا دیا	34	وقت سے پہلے نماز کیلئے تیار ہونے والے لوگ	43
اللہ پاک تک پہنچنے کا ذَریعہ	35	(2) باوضو سونے کی ترغیب	43
بے اَدب وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا	35	باوضو سونے کی فضیلت	44
اپنے پیر و مُرشد کا اَدب	35	رات بھر کے قیام کا ثواب	44
خواجہ غریب نواز کی دِینی خدمات		(3) بڑے مرتبے والے اعمال	45
دُرُود شریف کی فضیلت	37	مسلمان کی حاجت روائی کی فضیلت	45
دِینی خدمات کا غیر مسلموں کو بھی اِعتراف	37	(4) جھوٹی قسم کا وَبال	46

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اَحادیثِ مبارکہ میں جھوٹی قسم کھانے کی مذمت	46	سات سو سال کی عبادت کا ثواب	55
(5)نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر	47	ماہِ رَجب میں عبادت کرنے والی خاتون	56
اچھی صحبت اپنانے میں فائدہ ہی فائدہ	48	ماہِ حرام میں گُناہوں کی خصوصی ممانعت	56
بُرا ساتھی سانپ سے بھی خطرناک	48	رَجب اللہ پاک کا مہینا	57
(6)مُرید کو نصیحت	49	اللہ پاک یکتا ہے تو اس کا مہینا بھی تنہا	57
(7)بد بختی کی علامت	49	رَجَبُ المُرَجَّب میں دُعائے نبوی	58
(8)خدا کے دوست کی تین خوبیاں	50	رَجب بیج بونے کا مہینا	58
(9)زیارتِ قرآن کی برکت	50	فضیلت والا زمانہ پانے کی دُعا	58
ماہِ رَجب کی اَہمیت		رَجب میں اِنتقال کی تمنا کرنے والے عالِمِ دِین	59
دُرُود شریف کی فضیلت	51	قبولیتِ دُعا کا مہینا	59
چار حُرمت والے مہینے	51	رَجب کی پہلی رات میں کی گئی دُعا رَد نہیں ہوتی	60
رَجَب کے مختلف نام اور ان کے مَعانی	52	رَجب میں اِستغفار کی کثرت	60
رَجب نام رکھنے کی وجہ	53	ماہِ رَجب کا اِستغفار	60
”شہرِ اَصَم“ نام رکھنے کی وجہ	53	ماہِ رَجب میں تین ہزار بار اِستغفار	61
رَجَب کے تین حروف سے مُراد	54	ماہِ رَجب میں صبح و شام مانگی جانے والی دُعا	61
زبان کی حفاظت کیجئے	54	رَجب خیر و بھلائی کی کُنجی	61
زَبان کا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا	54	ماہِ رَجب ہوا کی طرح	62
زبان کا زَخم آسانی سے نہیں بھرتا	55	**ماہِ رَجب میں عبادت کے فضائِل**	
نیک عمل کے اَجر و ثواب میں اِضافہ	55	دُرُود شریف کی فضیلت	63

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
رَجب اللہ پاک کا مہینا	63	واقعۂ معراج کا پس منظر	74
رَجب کے ایک دِن کے روزے کی فضیلت	64	واقعۂ معراج کا وقوع	75
پیارے آقا ماہِ رَجب کو اَہمیت دیتے	64	مِعْراج حالتِ بیداری میں واقع ہوئی	76
700 اَفراد کی سِفارش	65	واقعۂ معراج کا بیان	77
رَجَب کے پہلے تین دِن کے روزوں کی فضیلت	65	شَقِّ صَدْر	77
جہنم کے دَروازے بند	66	مِعراج کے دولہا کی سواری	78
پرہیز گاری کے ساتھ روزہ رکھنے کی فضیلت	66	امامُ الانبیا تم ہو	79
اَعضا کو گناہوں سے بچانا بھی ضروری ہے	67	کائنات کی سب سے منفرد نماز	80
روزے کی حقیقت	68	اَنبیائے کرام کے خطبات	81
رَجب کے روزہ داروں کیلئے دُعائے بخشش	68	اِبراہیم علیہ السّلام کا فیصلہ	82
رَجب نامی جنّتی نہر	68	آسمانوں کی طرف عروج	83
نورانی پہاڑ بول پڑا	69	شَبِ معراج کے تین خاص اِنعامات	84
رَجب کے روزے ہمارے پاس رکھنا	70	**مِعراج شریف کی حکمتیں**	
100 سال کے روزوں کا ثواب	70	دُرُود شریف کی فضیلت	86
60 مہینوں کے روزوں کا ثواب	71	اَنبیائے کرام کی اپنے مَرتبے کے اِعتبار سے معراج	86
100 برس کی نیکیوں کا ثواب	71		
100 سال کے روزے رکھنے کا ثواب	72	مِعراج کی حکمتیں	87
ساری رات عبادت کا ثواب	72	(1) سارے مَراتب طے کروائے	88
سفرِ معراج حضور کا ایک عظیم معجزہ		(2) ایمان بالغیب کا مُشاہدہ	89
دُرُود شریف کی فضیلت	74	(3) آؤ! جنّت بھی دیکھ جاؤ	90

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
(4)مالکِ کونین نے اپنی سلطنت دیکھی	90	زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا عذاب	99
(5)سِلسلۂ شفاعت میں آسانی	91	پتھر خَور آدمی	100
(6)وحی کی تمام اَقسام کا شرف	91	سود خوروں کے پیٹ میں سانپ	100
(7)تمام کائنات پر عظمتِ مصطفےٰ کا اِظہار	92	غیبت اور عیب جوئی کرنے کا عذاب	101
(8)دِلجوئی اور تسکینِ خاطر	93	اپنے چہروں اور سینوں کو نوچنے والے لوگ	102
(9)اَذان کی تعلیم	94	بدبُودار گوشت کھانے والے لوگ	103
(10)غور وفکر کرنے والوں کے لیے نئی راہیں کھلیں	94	یتیموں کا مال ناحق کھانے والے لوگ	104
(11)آسمان کو شرف بخشا گیا	94	یتیموں پر رحم و مہربانی کرنے کی فضیلت	104
معراج اور جنّت وجہنم کے مشاہدات		موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے	105
دُرُود شریف کی فضیلت	97	عَفو ودَر گزر کرنے والوں کیلئے بلند وبالا محلّات	105
سر کچلے جانے کا عذاب	98	غصہ پینے والا جس حُور کو چاہے لے لے	106
خاردار گھاس اور تھوہڑ کھانے کا عذاب	99	صحیح موقع پر غصّہ آنا ضَروری ہے	106

خدا کے دوست
کی تین خوبیاں

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
خدا کا دوست وہ ہے جس میں تین خوبیاں ہوں:
(1) سخاوت دریا جیسی
(2) شفقت آفتاب کی طرح
(3) تواضع زمین کی مانند۔
(اخبار الاخیار، ص 23)